

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله  
 که تصنیف لطیف جان فضل و کمال وقار  
 بخداوند جناب مولوی حکیم عبدالحمید صاحب تحفین ناصری بدایونی

# برنجی انجمن فواید

باز صاحب

شیخ العلماء زبدة الازکیاء عمدة الاقبا ناهرا الاسلام  
 المعروف به مولوی محمد شفیع صاحب ناصری  
 صاحب ارشاد

صاحبزاده عالی وقار مولانا شاه محمد رفیع خان احمد صاحب ناصری ظهوری دامت برکاتہم  
 باعانت

یعنی ویندار عالی جناب سار از اعلام مجتہد بگ صاحب ناصری رئیس بریلی و ام اقبال  
 بانجام

مجلسین فواید انجمن فواید  
 واقع محلہ سوگراں سبیلی چچی



## ۸۷ التماس عجز اساتس

بجہ زبکہ مردان فرد مبارز میدان درد جمع صدق و صفا - منبع خلق دو لامصدر اسرار سرمدی - منظر فووضا  
 صدی - زبدہ خدا آگاہان - قدوہ حق شناسان منظر رحمت الہی مصدر کرامت نامناہی صاحب مقامات عرفان  
 نقادہ ارباب اقبال - ناظم و ناظر فصیح البیان واعظ شیریں زبان مقتدائے ارباب ارشاد - پیشوا طریق سداد - امام  
 اصحاب ریاء - رونق بزم اصناف مخزن لطائف تصوف - معدن شرف تعرف - فہرست جریدہ تجرید عنوان  
 صحیفہ تفرید - باریاب بارگاہ باری - مقرب بساط کردگاری - سالک مسالک شریعت - عاریج معارج منت حقیقت  
 خازن کنوز معرفت الہی نکتہ دان رموز آگاہی - مطلع انوار لایہوتی مخزن اسرار جبروتی - سایہ ذات حق - منظر اسرار  
 مطلق - عارف کامل - بحق و اصل سیاح میدان فنا - کشف رموز بقا - جامع الکمال - زبدۃ الاجلال - آفتاب  
 ہند - مولانا اولانا - مرشدنا ہدینا - شیخ وقت ابوالفیضان ناصر الاسلام والمملت والدین - حضرت مولانا  
 مولوی محمد شفیع ناصر قدس سرہ العزیز ساکن قصبہ رام پور ضلع سہارن پور محلہ انصار - معروضہ کترن خلا  
 ابوالاحسان فقیر خواجہ فیضان احمد المتخلص بہ خواجہ انصاری خلف اکبر حضرت ممدوح ناصری غفرلہ -

نہال باغ عرفان محرم آراستہ ماؤ طیس  
 ہو میری دستگیری بھی کہ ہوں اک بیکس و غمگیں  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا  
 تو ہی ہو منظر صدق و صفا اے مرشد برحق  
 رحیم رحمت و رحم گیر اے ہادی مطلق  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا  
 تری اسلا بھی ہیں ستند اور زبدہ دوراں  
 شرافت میں شہ ایوب انصاری کا نقد جاں  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا  
 حلاوت چوں نہ یابم در صدق پیدا دو گوہر شد  
 کراں جانم معطر شد و زراں ایماں منور شد  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

ہو تم دریاے وحدت کے شنار آفتاب دیں  
 ہو تو محلہ کی مسجد کی تجھیں سے زمینت و تزیں  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 تو ہی ہو شہسوار راہ دیں شہباز اوج حق  
 تو ہی ہو رہبر راہ ہدایا مطلوب اہل حق  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 ہو شیخ وقت تواد ناصر الاسلام ابوالفیضان  
 نجابت کے فلک پر تو ہے مثل بیژن تاباں  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 محمد یا شفیع اسم آمدہ قند مکرر شد  
 برای نفس و شیطان صورت تیغ دو پیکر شد  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ



لَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ لَّيْسَ لَهُمْ شَعْرٌ وَلَا نَفْسٌ وَلَا قَوْلٌ

ہرگز نہ کہ وہ زندہ شد بعشق بہ ثبت آبرجیدہ عالم دوام ما

# برنخ صغیر مشملاہ فوائد کبیر

باوصاف  
شیخ العلماء و الصالحا۔ ناصر شریعت غرا۔ حامی ملت بیضا۔ حجتہ اکملہ۔ زبدۃ الاذکیا۔ عمدۃ الاتقیا۔  
مجد و طریقت۔ اعلیٰ حضرت ابوالفیضان۔ ناصر الاسلام۔ مقتدا انا و مرشدنا و مولانا ناصر الدین احمد  
المعروف بہ مولوی محمد شفیع صاحب ناصر قدس سرہ الغریبہ چشتی صابری قادری  
راپوری ضلع سہارن پور

## مصنف

مست صہبائے توحید۔ شہباز اوج تفرید۔ جہان فضل و کمال فارس مضار بخندانی مولانا  
حکیم عبدالحمید صاحب تحسین ناصری بدایونی سلمہ مصنف رسالہ حصا و بلاغت وغیرہ

## حسب اکابر شاد

صاحبزادہ علیجاہ مقبول اہل اللہ ابوالاحسان بیض الملت و الاسلام حضرت مولانا شاہ  
فیضان احمد صاحب ناصری ظہوری ادام اللہ برکاتہ خلف اکبر حضرت ناصر الملت و الاسلام رضی اللہ تعالیٰ

## باعت

بافل و ریادل رئیس ابن رئیس جناب مرزا غلام محبت بیگ صاحب ناصری رئیس بریلی دام اقتبالہ و دولتہ  
باہتمام مولوی کسین رضا خان صاحب

حسینی رئیس بریلی میں چھپا



حق حق حق یا ناصر ہو ہو ہو



خوشنراں باشند کہ سر دلبران پد گفتم آید در حدیث دیگران  
میرے محترم حضرت مولانا مولوی حکیم عبدالحمید صاحب تحفین ناصری  
بدایونی کی سچی عقیدت و ارادت و شوق و ذوق کے جذبات کا رسالہ  
برنٹخ صفحے مشتمل فوائد کبرے حصہ سے اس عاجز کے پاس گنج گراں  
کی طرح رکھا تھا۔ فکر میں تھا کہ یہ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز عالم  
ہو۔ مگر وقت نہیں آیا تھا۔

آج اتنا رگفتگو میں کچھ نثر و اشعار مولانا ممدوح کے اس مسکین فقیر کی زبان پر  
آئے جسے سن کر احباب پر خاص اثر مرتب ہوا کہ

ذکر حبیب کم نہیں صل حبیب سے

خصوصاً میرے پیارے میرے بزرگوں کے پیارے جان لیاقت و کان سعادت  
مکرمی جناب مرزا غلام مجتبیٰ بیگ صاحب مشہور پیارے میاں صاحب  
سلمہ اللہ تعالیٰ جو ایک نسبتی کیفیت میں شاعر بھی یکا یک زمانے لگے کہ یہ کلام  
جو ہمارے آقا و مولا کے اوصاف سے متصف ہے بیشک اگر اسکو ملوک کلام  
کلام الملوک کہا جائے تو زیبا ہے کہ گشتگان راہ ضلالت کے لیے ایک شمع



ہدایت ہی۔ اگر مجھے اجازت کا شرف بخشا جائے تو طبع کرا کے شائع کراؤں۔ فقیر  
نے سمجھ لیا کہ اب وقت آگیا اور یہ سعادت حصہ ازلی مرزا صاحب موصوف  
کا تھا۔ نہایت خوشی سے یہ کمکر پیش کیا کہ داراے عالم اس رسالہ کو خلعت  
قبولیت عطا فرمائے اور اس کے صلے میں آپ کے واسطے گوہر مقصود سے  
بھرے اور فلاح داریں و عزت کو نین بخشے ۵ ایں دعا از سن و از جملہ  
جہاں آمین یا بحرمتہ النبی والہ الاجماع۔

یہ عاجز بھی حضرت والد بزرگوار قدس سرہ العزیز کے مفصل خاص و عام  
واقعات و مواظبات حسنہ۔ وقت پیدائش سے تا وفات مع چند اسلاف  
بزرگان خاندان بہت اختصار کے ساتھ جمع کر رہا ہے جس سے آپ کی  
ولادت باسعادت حسب و نسب۔ تعلیم و تربیت۔ سیر و سیاحت۔  
اخلاق و ادراک ظاہری و باطنی۔ علم و فضل۔ اشوق و خدق حال و قال۔  
تقریر و لکیر۔ و شیخ عالمگیر۔ تعلیم و تلقین۔ کشف و تصوف۔ قربت و  
مقبولیت کا بخوبی پتہ چلیگا۔ اور مخلوق الہی کے لیے گرانمایہ مقبول و مفید  
ثابت ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ و ما تو فیعی الا باللہ۔

عاجز مسکین فقیر  
ابوالحسن خواجہ فیضان احمد حاصل اللہ مرادہ  
۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ شاہنشاہی مطابق  
۲۸۔ جولائی ۱۹۰۶ء





مالک الملک ولا شریک و نظیر  
از ہمہ غیرو با ہمہ موجود  
ہمدی ہادیان بقول حقیق  
آپ ہی ہادی سبیل رشاد  
آپ اپنی انانیت میں مست  
خود مقرر خود مقرر زہار  
آپ ہی قصد آپ ہی مقصود  
آپ ہی شاہد آپ ہی مشہود  
آپ ہی حامد آپ ہی محمود  
عین قدرت ہے عجز سے اقرار  
سلب ہی یاں بڑے بڑوں کی مجال  
انک ذوالجلال والا کرام

واجب الحمد ہے خدائے تدبیر  
خالق کائنات رب و دود  
صادقی مہربان بالتحقیق  
آپ اپنا مرید اور مراد  
آپ ہی بادشاہ روز الست  
خود زبان خود بیان خود اقرار  
آپ ہی موجد آپ ہی موجود  
آپ ہی عابد آپ ہی معبود  
آپ ہی اپنی بود اور نمود  
کیا لکھوں حمد تیری اے غفار  
میں کہاں اور کہاں یہ کار محال  
کیا کروں اس سے بڑھ کے میں ارقام

وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ

مالک خلد و کوثر و تسنیم  
نور انزائے دیدہ مریم

سید الانبیاء نبی کریم  
فخر جواری و حضرت آدم



ذات ہوتی مگر بغیر صفات  
احدیت کا آپ سے ہی مذاق  
رحمت خاص حضرت سبحان  
باعث آفرینش افلاک  
الصَّلَاة اے نبی ہر دوسرا  
الصَّلَاة اے خدا کی رحمت عام  
الصَّلَاة اے حبیب خاص آلہ  
احمد مجتبیٰ امام ہدے  
مرحبا مرحبا محمد نام  
خود ہے مداح جب خدائے کریم  
کسکو حاصل ہوا یہ رتبہ تام  
فرش کو کس سے ہے پناہ بھلا  
ہے زباں لال اور سبز قلم

خلق ہوتی اگر نہ آپ کی ذات  
واحدیت کے آپ ہیں مصداق  
الصَّلَاة اے پیمبرِ دوراں  
الصَّلَاة اے شہنشاہِ لولاک  
الصَّلَاة اے شفیعِ روزِ جزا  
الصَّلَاة اے جنابِ عرشِ مقام  
الصَّلَاة اے پیمبرِ ذیجاہ  
افضل المخلوقین سید والا  
سرورِ دو جہاں نبیِ انام  
کیا بیاں آپ کا ہو خلقِ عظیم  
قابِ قوسین آپ کا ہے مقام  
عرشِ ہے کس کا تکیہ گاہ بھلا  
آپ کی نعت کیا کروں میں قسم

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْكَرَامِ

سارے احباب پر تمھارے درود  
اُن کی تعظیم سے ہے حق مسرور  
اُن کی طاعت ہے طاعتِ قیوم  
ورنہ ہے قعرِ معصیت میں گزار  
بعدہ حضرت عمر خطاب  
شیخ عثمان ثمرۃ العینین  
زوج بنتِ نبی ہر دوسرا

آل و اصحاب پر تمھارے درود  
اقتدا اُن کی اہند اے ضرور  
ہیں ہدایت کے آسماں کے نجوم  
جس نے پکڑا اُنھیں ہوا وہ پار  
شیخ صدیق افضل الاصحاب  
ذی حیا و وقار ذی النورین  
پس علی ولی امام ہدے



حُبِّ اصحاب اور آلِ رسول

یا خدا دے مجھے طفیلِ بتول

حشر میں ہو مرا انھیں کا ساتھ

دامنِ آلِ پاک پر ہو ہاتھ

وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِي وَمُرْشِدِي مُؤَلَّانَا مُحَمَّدٍ وَ الشَّفِيعِ نَاصِرِ  
الْإِسْلَامِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَبَرَكَاتُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ

مرحبا اے میرے فضل و کمال  
مرحبا نیک قصد نیک انجام  
عمر بھر میں یہ ایک کام کیا  
تجھ پہ سو جان سے فدا ہر بار  
تجھ پہ رحمت ہزار اور صلوات  
کیونکہ ہے مدح مرشدِ ذیجہا  
ہا و می خلقِ ناصر الاسلام  
چمنِ قادری کی تازہ بہار  
عذیبِ ریاضِ ہندوستان  
بلکہ ہر اولیا کی آنکھ کا نور  
نائبِ خاص صاحبِ لولاک  
معدنِ فیض منبعِ عرفاں  
السلام اے ضیائے شمس جلال  
السلام اے علوم حق کی کتاب  
ہے تیرے ہاتھ میں میرا انجام  
کہ لقب آپ کا ہے ناصر دین

مرحبا اے نجمۂ پیک خیال  
مرحبا ہمت مبارک کام  
مرحبا واہ واہ ذہنِ رسا  
اے میری فکر نیک ترے نثار  
خوب ہی دور کی سو جائی بات  
پر ذرا دیکھ بھلل کر واللہ  
وہ محمد شفیع عرشِ مقام  
صابری باغ کا گلِ بے خار  
نورِ نہال حدیقتہ ایمان  
چشت کے خواجگان کا وہ سرور  
السلام اے جنابِ مرشدِ پاک  
السلام اے شہنشاہِ اقبال  
السلام اے ولی نیک خصال  
السلام اے جنابِ فیضِ آب  
اے میرے شیخ اے بزرگِ امام  
ہے قوی آپ سے یہ دین میں



پوری کر دیجے میرے دل کی مراد  
آپ ہیں سارے اولیا کے حبیب  
ذوق عرفان سے رہوں میں دُور  
طشت از بام ہے میرا سب حال  
آپ پر حق کی رحمت اور برکات  
فیض پائیں مرید اہل یقیں  
شاہد مدعا سے ہو ہمارا

فیض سے کیجئے مجھے دل شاد  
اے میرے بادشاہ میرے طبیب  
ہے غنیمت آپ کا کہا کے حضور  
کیا کروں اور اس سے بڑھے سوال  
دل میں آ کے سمائی ہے یہ بات  
جب ملک ہے یہ آسمان و زمین  
ہو وے فرزند کی بھی عمر دراز

اما بعد یہ مختصر ہے سے برنرخ صغریٰ شتبلہ فوائد کبرے کہ استنباط کیا گیا ہے  
اس کو کتب معتبرہ اور اقوال مستندہ قوم سے پس اے طالب صادق چنگل  
مار تو اس دولت پر اور لے تو اس نعمت کو کہ حاصل ہوں تجھ کو مقامات علیہ  
اور منکشف ہوں تجھ پر اسرار جلیہ اور خفیہ و لہری غرض میری تحریر فوائد سے  
صرف تو طبیہ کلام ہے نہ تعلیم و تلقین عوام کیونکہ ۵ او خوشن گم است کرا  
رہبری کند۔ جب میں خود ہی فقر ضلالت میں پڑا ہوں تو اوروں کو کیا  
ہدایت کر سکتا ہوں لیکن چونکہ یہ کہ اسے اقوال اولیا اور ہدایات صوفیا کو  
شامل ہے کیا عجب کہ عامل پر راہ سلوک باز ہو جائے اور شاہد مقصود سے  
ہمراز و نا عجب الحدید التحسین البدایونی اشراۃ بعون الملک الغزین  
العلامہ وهو المعلن فی الایتداء وعلیہ الا تمام الفائدة الاولى  
فی ماہیۃ الفقر والنصوف

جاننا چاہیے کہ فقر عبارت ہے فنا و اوصاف سے اور حقیقت فقر کی یہ ہے  
کہ نہ چاہے تو غنا کسی شے کے حصول سے غیر حق سبحانہ واجب الوجود جل و علا



کے کما سئل الشبلی رحمۃ اللہ علیہ عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا  
 تستغنی بشئ دون الحق اور فرمایا ابو الحسن نور علی رحمۃ اللہ علیہ نے فقر کی  
 صفت یہ ہے کہ سکون ہو وقت عدم کے اور بذل و ایثار ہو وقت وجود کے  
 یعنی جب تہید ست ہو استقلال اور شکر ہاتھ سے نہ دے اور جب موجود  
 ہو تو حاجت روائی مخلوق میں سرگرم ہو جائے اور فرمایا بعض علماء صوفیہ نے  
 فقیر صادق وہ ہے کہ پرہیز کرے غنی سے تاکہ فاسد نہ کر دے وہ اُس کے  
 فقر کو جیسے پرہیز کرتا ہے غنی فقیر سے تاکہ فاسد نہ کر دے وہ اُس کے غنا کو  
 اور فرمایا ابو عبد الرحمن سلمی نے سنائیں نے باسناد صحیح مظفر قریشی رحمۃ اللہ علیہ  
 سے فقیر وہ ہے کہ نہ ہو اللہ کی طرف اُس کو کوئی حاجت یعنی وظا لف  
 عیو دیت اور مشاہدہ ربوبیت میں ایسا سرگرم اور مشغول ہو کہ کوئی حاجت  
 اُس قاضی الحاجات جل شانہ سے نہ چاہے اور تمام امور اُس کے علم اور مشیت  
 پر سونپ دے۔ اب معنی تصوف غور کرنا چاہئیں کہ اُس کی حقیقت کیا ہے  
 سو جاننا چاہیے کہ تصوف عبارت ہے فنا و صاف سے بالمجاہدہ اور  
 بقائے احوال سے بالمشاہدہ پس بدین معنی فقر داخل ہے تصوف میں نہ اس  
 معنی پر کہ وجود تصوف سے وجود فقر لازم ہوتا ہے بلکہ بدین معنی کہ وصول الے  
 رتبۃ التصوف طریقہ فقر ہے اور وہ اساس اور قوام تصوف کا ہے فیما  
 یحکم الطالب الصادق علیہ السلام بالفقر لان بدایۃ الامر بالمجاہدۃ  
 اور فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکل شیء مفتاح ومفتاح الجنة  
 حب المساکین والفقراء الصبر ہم جلساء اللہ یوم القيمة ترجمہ  
 ہر شے کے واسطے کنجی ہے اور جنت کی کنجی محبت مساکین کی ہے اور فقراء  
 صابرین جلیس ہیں اللہ سبحانہ کے قیامت کے دن سبحان اللہ کیا مرتبہ



اور شان اس بندے کا ہے جو اس نعمت عظمیٰ اور دولت کبرے پر چنگل مارے  
 اور فرما بار دیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ تصوف منہی ہے تین خصال پر اول یہ کہ  
 تو فقر اختیار کرے کیونکہ منہی تصوف کا فراغ قلب پر ہے محدثات سے اور  
 اقتباس انوار قدیم سے بالاستیصال الدائم باللہ اندر یہ بدون فقدان وجود  
 اور استغراق فی بحر الشہود کہ صفت فقر ہے ممکن نہیں دوسرے یہ کہ محتاج ہو  
 ہر امر میں طرف اللہ سبحانہ کی نہ غیر کی سعی سکونے بدست آراہی  
 بے ثبات نہ کہ برسنگ گرداں زوید نبات۔ تیسرے یہ کہ غیر کی حاجت  
 روائی اپنے نفس پر مقدم جان اور مفوض الیہ ہر امر کا دینی ہو یا دنیوی خداے  
 تعالیٰ کو پہچان اور فرمایا استاد الاصفیاء حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے  
 تصوف یہ ہے کہ مار ڈالے تجھ کو حق سبحانہ تجھ سے اور زندہ کرے تجھ کو اپنے  
 یعنی زائل ہو جائیں تجھ سے اوصاف بشری بالکلیہ اور نہ باقی رہے تجھ میں  
 مگر ذات واجب الوجود وحدۃ لا شریک پس یہ وہ مقام ہے کہ نہیں دیکھتا  
 صوفی کسی شے میں مگر ذات لا شریک کو حتیٰ کہ نہیں پاتا خود کو مگر وہی وہ۔

### غزل مولف

کیا کہوں کس جگہ کہاں ہوں میں  
 مثل راز نہاں نہاں ہوں میں  
 اور کبھی زمیت مکاں ہوں میں  
 آپ اپنے پہ مہرباں ہوں میں  
 کل یوم کا راز داں ہوں میں  
 خود رہ و رہنبر جہاں ہوں میں

گمہ عیاں اور گمہ نہاں ہوں میں  
 سرخفی ہوں بے نشاں ہوں میں  
 لامکاں پر ہوں گاہ سیر کنّاں  
 آپ عاشق ہوں آپ ہوں معشوق  
 ہوں قلندر صفت علوم مقام  
 آپ مرشد ہوں آپ مرشد



اس لیے مہر بردہاں ہوں میں  
 سچ جو پوچھو عدوے جاں ہوں میں  
 انھیں دونوں کا کلمہ خواں ہوں میں  
 خاک ایسے کا مدح خواں ہوں میں  
 ہر گل و برگ میں عیاں ہوں میں

راز الفت نہ جان جائے کوئی  
 رکھ دیا راہ عشق میں جو قدم  
 آہ پڑو نہ نہ شیب خیز  
 کہہ گیا سر یار کو منظور  
 جلوہ نور یار ہوں تختیں

### الفائدة الثانية في مرتبة الشيخ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے والذی نفس محمد  
 پیدا لائن شتم لہ قسمیں کہ ان احب عباد اللہ الی اللہ الذین یحبون  
 اللہ الی عبادہ و یحبون عباد اللہ الی اللہ و یمشون فی الارض بالنصیحة  
 ترجمہ قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کے قدم  
 میں ہے اگر تم چاہتے ہو تو البتہ قسم کھاتا ہوں میں تمھارے لیے کہ یہ تحقیق بخوبی  
 تر اللہ سبحانہ کو وہ بندے ہیں کہ محبوب بنا دیتے ہیں اللہ سبحانہ کو  
 اُس کے بندوں کا اور محبوب بنا دیتے ہیں بندوں کو اللہ سبحانہ کا اور  
 چلتے ہیں زمین میں واسطے نصیحت کے۔ یہ مرتبہ شیخ کا ہے کہ فرمایا ہمارے  
 نبی علیہ التحیۃ والثناء نے فالجیف علی من یشتری رقبۃ العباد ولا یھدایہم  
 الی سبیل الرشاد الحمد للہ کہ یہ وصف جمیل اُس ہادی حقیقی نے میرے  
 مرشد ناصر الملتہ والدین ابوالفیضان مولانا محمد شفیع ناصر میں ودیعت رکھا ہے  
 کہ سیکڑوں عباد اللہ و رطہ ضلالت سے نکل کر بحر ہدایت میں موجیں مار رہے  
 ہیں اللہم زد فرد ابشر معنی حدیث دیکھنا چاہیے کہ شیخ کیونکر محبوب  
 بنا دیتا ہے اللہ سبحانہ کو اُس کے بندوں کا یہ ہے کہ شیخ مرید کو تزکیہ اور



تجلیہ کی راہ بتاتا ہے اور جب نفس زکی اور نجلی ہوتا ہے تو آئینہ دل پر صاف نظر آتا ہے پس عظمت الہی کے انوار اور جمال توحید کے آثار اس میں منعکس ہونے لگتے ہیں اور بصیرت کے حد قے انوار جلال اور رویت کمال کی طرف متجذب ہوتے ہیں پس عید محبوب رکھتا ہے اپنے پروردگار کو لامحالہ اور زمرہ مصلحین میں شامل ہو جاتا ہے ماکاقل اللہ تعالیٰ قد افلح من ذکرہا یعنی فلاح پاتا ہے وہ شخص کہ زکی ہو جاتا ہے نفس اس کا علا وہ اس کے یہ کہ جب آئینہ دل کا صاف ہو گیا تو دنیا کی حقیقت بالفتح اس پر ظاہر ہو گئی عنہا آخرت کی ماہیت بغایت معلوم ہو گئی اب گویا حقیقت دارین کی اس پر منکشف ہو گئی پس نہیں محبوب رکھیں گے وہ مگر باقی کو کہ ذات پاک اس واجب الوجود قدیم بالذات جل و علا کی ہے اور اجتناب کریگا وہ فانی سے کہ ماسوا اس کے ہے تو محبوب ہو جائیگا اللہ سبحانہ اس کو۔

سہی شت ثانی کہ شیخ محبوب بنا دیتا ہے بندوں کو اس کا وہ یہ ہے کہ شیخ مرید کو رسول علیہ الصلاۃ والسلام کا طریق اقتدا اور اتباع تعلیم فرماتا ہے تو وہ بندہ کہ جس کی اقتدا اور اتباع رسول کے ساتھ درست ہو جاوے وہ محبوب ہے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جب محبوب ہو گیا آنحضرت علیہ التحیۃ والثناء کا تو یقیناً محبوب ہے اللہ سبحانہ کا کیونکہ محبوب المبوب محبوب کسی نے خوب کہا ہے مصعدہ دو چنداں کیوں نہ چاہوں تو مرے جانی کا جانی ہے۔ سوائے اس کے اللہ سبحانہ خود فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ یعنی کہدو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر محبوب رکھتے ہو تم اپنے رب کو تو میرا اتباع کرو کہ محبوب رکھے تم کو تمہارا رب پس یہ مرتبہ اعلیٰ مراتب طرق صوفیہ سے ہے اس واسطے کہ شیخ



دوسرے کو غرق سے روکتا ہے بخلاف مجرد صوفی کے کہ اپنا ہی محافظ ہے۔  
 واللہ الحادی الی سبیل الرشاد اب سمجھنا چاہیے کہ سالک چار قسم کے ہیں  
 اول سالک مجرد و دوم مجذوب مجرد و سوم سالک متدارک بالجزیب چہارم  
 مجذوب متدارک بالسلوک۔ سالک مجرد وہ ہے کہ وقت خطر رحمت الہی  
 کے مقام معاملت اور ریاضت میں ٹھہر رہے اور طرف حال وصول الی اللہ  
 و انس باللہ کی نہ ترقی کرے۔ یہ اہلیت شیخت سے بعید ہے۔ مجذوب  
 مجرد وہ ہے کہ ظاہر کردے حق سبحانہ اُس پر آیات یقین کی اور کھول دے  
 اسرار آسمان اور زمین کے اٹھالیے جاویں اُس پر سے حجاب بالکلیہ اور نہ اخذ  
 کرے وہ طرق معاملہ اور یہ بھی اہلیت شیخت سے بعید ہے۔ سالک متدارک  
 بالجزیب وہ ہے کہ جس کے مجاہدہ اور معاملہ کی ابتدا بالا خلاص ہو اور پھر نکالا  
 گیا ہو حرارت مرکابہ سے طرف روح حال کے پایا ہو شہد بعد تلخی کے اور  
 ملی ہو نرمی پیچھے سختی کے ظاہر ہو مضیق مجاہدہ سے طرف تسع مسابہ کے اور  
 کھول دیے گئے ہوں اُس کے واسطے دروازے مشاہدہ کے پڑ ہوں حکمت کے  
 مظاہرین سے اُس کے ظروف اور مائل ہوں اُس کی جانب مع الفتوح قلوب۔  
 مسدود ہو ظاہر اُس کا علی الشریعت اور اصلاح ہو باطن اُس کا للمشاہدت و جلوت  
 گویا خلوت بجلوت و جلوت بخلوت اور یہ اہل ہے واسطے شیخت کے لیکن  
 مقام اعلیٰ اور ارفع قسم چہارم ہے یعنی مجذوب متدارک بالسلوک کہ متادب  
 ہو کشف و انوار یقین سے اور مملو ہو قلب اُس کا اسرار رب العلمین سے  
 دور کیا گیا ہو دار الثرور سے اور قریب بٹلایا گیا ہو خلود کے قصور سے سیراب  
 نلال حال سے اور خالص ہو تنہا بہ اعتلال سے عابد معبود بالشہود از باطن الی ظاہر  
 منفیض الخیر والحد و مصداق تقشع منہ جلود الذین یخشون ربہم رحمہم



تین جلودھمالی ذکر اللہ کا دل اُس کا خزانہ ہو جب آلہ کا پس ایطالعت  
کہ صراور کس خیال میں ہے کہ ایسے ہادی کا دل سے بعید ہے واللہ باللہ ناصر  
والدین ابوالفیضان مولانا محمد شفیع ہے بارک اللہ فی مقاماتہ۔  
بندۃ من احوالہ الحسنۃ

لقب پاک اُس منبع فضل و کمال کا حبیب الاولیا۔ کنیت ابوالفیضان نام  
نامی عطا کردہ والد ماجد حضرت قبلۃ الاولیا حجتہ الاصفیا واقف اسرار الہی حضرت  
خواجہ طفیل علی نور اللہ مرقدہ ناصر الدین احمد واسم گرامی مشہور العوام محمد شفیع  
المعروف خواجہ بہ ناصر الاسلام ہے کہ صد ہا بلاد و قصبات کو سپرد ایت پر  
پہنچا دیا اور نام اہل ضلال کا صفحہ ارض سے مٹا دیا چنانچہ قصبہ گنور کہ مضافات  
خطہ ہمالیوں بدایوں سے ہے شاہد اس معنی کا ہے وطن شریف حضرت کا قصبہ  
راہپور منہار ان ہے کہ متعلق ضلع سہارنپور کے ہے عمر شریف اُس جناب  
فیض مآب کی پورے باون سال کی ہوئی۔ اسم تاینی ولادت با سعادت اُس  
مصدر عرفان و ایقان کا ضیاء شمس احمدی ہے کہ جس سے بارہ گلوچوہتر سنہ  
ہجری نکلتے ہیں۔ نسب شریف حضرت کا صحابہ رسول الثقلین صلوات اللہ  
علیہم اجمعین سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے کہ ہر یہ ناظرین  
ہے بارک اللہ فیہ۔

الشجرۃ النسبی لشیخنا مولانا محمد شفیع ناصر اللہ مرقدہ

ابوالفیضان مولوی محمد شفیع بن خواجہ طفیل علی بن خواجہ امام علی بن خواجہ فضل علی  
بن خواجہ محمد پناہ بن خواجہ غلام فرید الدین بن خواجہ غلام عطاء الدین بن شیخ الشیخ  
خواجہ محمد سالار بن خواجہ شاہ عبد الصمد بن ابو محمد بن شیخ بھکاری بن خواجہ عبد الصمد



بن خواجہ عبدالکریم بن خواجہ سالار کہ بسبب جاگیر خود و در سہارنپور اقامت ورزیدند  
 بن خواجہ فرید ملک الشیخ بن خواجہ عنیار الدین بن ملک مردان دوست شہر  
 خواجہ موصوف ہمراہ بادشاہ ازہرات آمدہ صوبہ ملتان شدہ ہماچا وطن ورزیدند  
 بن خواجہ ظہیر الدین غازی بن خواجہ مبارک بن خواجہ محمد ارشد بن ملک منان  
 بن خواجہ عبد الوہاب بن خواجہ نظام الملک بن خواجہ برہاں الملک بن خواجہ  
 شکور الملک بن خواجہ عبد القدوس بن خواجہ مسعود بن خواجہ مبارک بن خواجہ  
 حامد بن قطب الاقطاب عبد اللہ الانصاری بن خواجہ ابو المنصور بن خواجہ  
 ابو علی بن خواجہ ابو الغیاث بن خواجہ ابو الفیض بن خواجہ ابو الارشد بن خواجہ  
 ایوب بن خواجہ ابو المنصور بن خواجہ ابو ایوب انصاری بخاری خراجی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ نام پاک خالد بن زید بن کلب بن ثعلبہ بن  
 عبد عوف بن غنم بن عوف بن جشم بن غنم بن مالک بن تھار بن عمرو بن  
 الجراح بن حارثہ العطار بن امر القیس التطریق بن ثعلبہ بن مار بن ابی اود  
 بن غوث بن بنت بن مالک بن زید بن گیلان بن عبد شمس لقب نیا  
 بن شعیب بن یحرب بن فخیان بن ہود علیہ السلام بن غابر بن شیخ ارغند  
 بن سام علیہ السلام بن نوح علیہ السلام بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ ادریس  
 علیہ السلام بن بیارد بن مبلاتیل بن قنیان بن انوش بن شیش بن آدم  
 علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام صلوات اللہ علیہم اجمعین رحمتک ارحم الراحمین۔  
 ۱۳۱۱ھ ایک ہزار تین سو تیرہ ہجری میں حضرت مرشدنا نور اللہ مرقدہ بدایوں  
 میں تشریف لائے یہ اول ہی بار تشریف آوری اس خطہ ہمایوں کی تھی تحصیل  
 واقع باز اربہ ازان میں رحمان حسن خاں صاحب تحصیلدار شاہجہانپوری کے یہاں  
 اقامت گزین تھے یہ خادم اکثر اوقات خدمت بابرکت میں حاضر رہتا تھا کہ



خوبی تقدیر سے برادر زادہ اس فقیر کا ام الصبیان کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا نصف  
روز و یک شب غیر حاضر رہا دوسرے روز حضرت نے طلب فرمایا اور حال  
استفسار کیا چونکہ نظر انسان کی ہمیشہ ظاہر کی طرف بینا ہے اُس وقت زبان  
سے ظاہر عارضہ اعتقال طبع کی شکایت نکلی فرمایا جاؤ ابھی اجابت ہو گئی اسی وقت  
یہ آشفتنہ خاطر واپس آیا ہنوز اندر دروازہ کے قدم نہ رکھا تھا کہ خبر ملی بخوبی میں  
بچہ کو اجابت ہوئی سبحان اللہ مولانا روم

اولیاء است قدرت از آلہ ۛ تیر جستہ باز گرداند ز راہ  
سنہ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری میں کہ جب کاہینہ تھا حضرت قبلہ قصہ  
گنور میں مقیم تھے اس خادم کے حال پر عنایت کثیر مبذول ہے اس لیے بدایوں سے  
طلب فرمایا تھا اور یہ سال قلدت بارش سے ایسی ہو رہی تھی کہ ہر شخص کی زبان  
بر اللہ امطر علینا کا سبق جاری تھا اتفاقاً ایک روز حضرت ایک مرید مسمی  
حکیم شاہ حجر کے یہاں بغرض ضیافت تشریف لے گئے یہ غلام بھی مثل دیگر خدام  
کے ہمراہ تھا قال قال ذکر بارش اُس وقت درمیان آگیا آنجناب اس جاں نثار  
کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے لگے کہ مولوی صاحب رات ہم نے خواب میں دیکھا  
ہے کہ خوب بارش ہوئی ہے یہ الفاظ صرف پردہ ہی پردہ تھا۔ آج انشاء اللہ  
خوب منہرے گا چنانچہ بعد طعام ضیافت قیام گاہ پر جو تشریف لائے تو باتو  
بادل کا نشان نہ تھا یا دل کے دل چاروں طرف گھر کر ایسی بارش شروع ہوئی  
کہ سب جل تھل بھر گئے گویا معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر تھا۔

### الفائدة الثالثة في اخلاق الصوفية

صوفی کا خلق ہر امر میں تواضع ہے اور وہ گنجی ہے خزانہ معرفت کی اور حکمت کی



من رزق هذا فقد استراح واواحد وما يحفلها الا العاملون اور  
 فرمایا رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی کی شرح  
 میں کہ فاتبعونی علی البر والتقوی والرهبة وذلة النفس یعنی اتباع کر و میرا  
 فضائل میں کہ وہ اقصا وہیں رذائل کے اور اجتناب اجناس رذائل میں اور  
 خوف اور ذلت نفس میں۔ اور تھا تواضع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے یہ امر کہ قبول فرماتے تھے آپ دعوت ہر عباد اور حر کی اور پتے تھے ہر یہ اگرچہ ایک  
 گھونٹ نشیر ہو یا ایک فخزار نب اور اکل فرماتے تھے اور نہ غور فرماتے آپ اجابت  
 امت اور مساکین سے فرمایا آنجناب علیہ الصلاۃ والسلام نے کہ رأس تواضع  
 کا یہ ہے کہ سبقت کرے تو سلام میں جس شخص سے کہ ملے اور رو کرے تو اس شخص  
 پر کہ سلام بھیجے تجھ پر اور راضی ہو جاوے تو ساتھ فرودترین مقام کے مجلس سے اور  
 نہ عزیز رکھے تو مدحت اور نگوئی و تزکیہ نفس کو اور فرمایا اللہ سبحانہ نے اذا  
 حیتم بتحية فحيوا باحسن منها یعنی جس وقت کہ تو سلام کیا جاوے پس چاہئے  
 کہ بہتر اس سے رو کرے یعنی لفظ و رحمة اللہ وبرکاتہ جواب میں اور شامل کرے  
 کہ نص صریح حاکم ہے۔ سوال کیے گئے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تواضع  
 سے فرمایا کہ تواضع نام ہے پستی جناح اور نرمی جوانب کا یعنی لچ کے چلنا ہر کسی سے  
 اور فرمایا فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ تواضع خضوع للحق اور انقیاد اور قبول اور  
 سماع کا نام ہے اور نیز فرمایا کہ جس نے قیمت کی اپنے نفس کی پس نہیں ہے اسکو  
 حصہ تواضع سے فرمایا وہب ابن منبہ نے کہ لکھا دیکھا میں نے کتب الہیہ میں انی  
 خرجت الذر من صلب آدم فلم اجد قلبا اشد تواضعا من قلب موسى  
 فاذن لك اصطغيتہ وکلنتہ ثم حميتہ بہ تحقیق پیدا کیا میں نے ذریت کو پشت  
 آدم سے پس نہیں پایا میں نے کسی قلب کو زیادہ تر تواضع والا قلب موسیٰ سے



اسی لیے مقبول کر لیا میں نے اور کلیم بنالیا میں نے اُس کو۔ اے برادر تو واضح عجیب  
 چیز ہے اگر خواہش حق ہے اور اس راہ میں قدم رکھتا ہے تو تواضع اختیار کر کہ پہلی  
 منزل یہی ہے سعدی تواضع کند مرد را سر فراز : تواضع بود سر و راں را  
 طراز۔ کسی بزرگ کا قول ہے من عرف کوا من نفسه لم یطعم فی العلو  
 والشرف و لتلك سبیل التواضع فلا یخاصم من یدمه و یشکر الله  
 لمن یجده ترجمہ جس شخص نے کہ دیکھا اپنے نفس کے کو امن کو نہ طمع کرے علو  
 اور شرف میں اور چلے تواضع کی راہ پس نہ مخاصمت کرے مذمت کرنے والے  
 سے اور شکر کرے خدائے عزوجل کا واسطے اُس شخص کے جو اُس کی حمد کرے۔  
 فرمایا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پانچ کس دُنیا میں عزیز تر خلائق کے ہیں  
 اول عالم زاہد دوم فقیر صوفی سوم غنی متواضع چہارم فقیر شاکر۔  
 پنجم شریف سنی۔ اور غایت تواضع یہ ہے کہ جس وقت اپنے گھر سے نکلے  
 کسی کو نہ دیکھے مگر بہتر آپ سے حکایت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب رحمۃ اللہ  
 علیہ ایک مرتبہ شام کے سفر میں تشریف فرما تھے کہ بعض ابناء دنیائے آپ کی  
 ضیافت کی اور کھانا فرنگ کے قیدیوں کے سر پر قیام گاہ پر بھیجا جب سفر  
 تیار ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کو بھی بلاؤ وہ سب حاضر ہوئے آپ نے  
 بلا خیال اُن کے تذلل کے اپنے ہمراہ ایک صف میں بٹھلا کر اُن کو بھی کھانا کھلایا  
 سعدی تواضع کند ہر کہ ہست آدمی : نزید ز مردم بجز مردی۔ شیخ ابو  
 ابن سباط فرماتے ہیں کہ اُس وقت کی تواضع اور انکسار نے صورت علم باعمل  
 کی آئینہ قلب پر ہو ہو نمایاں کر دی سعدی تواضع کند ہوشمند گزریں :  
 ہند شلخ پرمیوہ سر بریزیں۔ اللهم وفقنی وجميع المومنین والمومنات  
 والمسلمین والمسلمات انک سمیع مجیب الدعوات اب جاننا چاہیے



کہ اہل معرفت کے نزدیک اس المال دین کی مثل چیزیں ہیں پانچ ظاہری  
 اول صدق فی اللسان یعنی اللہ سبحانہ کے ذکر کی طرف توجہ بالکل اور خروج  
 ہر داعی سے الی غیر ذکر اللہ دوسری سخاوت فی المال یعنی صرف کرنا  
 اپنے مال کا باسانی بمرعات مساکین و محتاجان علی وجہ الاعتدال و ملاحظہ  
 استحقاق تیسری تواضع فی الابدان جیسا ذکر کیا گیا چوتھے کف الاذی  
 یعنی کسی کو اذیت نہ پہنچانا پانچویں احتمال الاذی بلا ابا یعنی برواشت کر لینا  
 اذیت کا بالتسلیم اگر پہنچے۔ اور پانچ باطنی اول محبت وجود و مرشد دوسری  
 خوف فراق مرشد تیسری رجاء و وصول الی المرشد چوتھے بند علی الافعال  
 پانچویں حیامن رب الارباب جس شخص میں یہ عشرہ اوصاف ہیں طرق  
 معرفت اس کو پاک اور صاف ہیں اسے بھائی ان خصائل عشرہ سے اپنے کو  
 آراستہ کر کہ فرمایا اللہ پاک نے اذہ لا یحب المتکبرین یعنی اللہ پاک دوست  
 نہیں رکھتا مغروروں کو والیس فی جہنم متوی المتکبرین کیا نہیں ہے ووزخ  
 میں خواہ گاہ متکبرین کی اور نہیں وار و ہوا زبان مبارک رسول علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام پر الکبریا ساداتی والعظمتہ اذی فمن نازعنی منہا قصمتہ  
 ترجمہ یعنی وہ سبحانہ اکبر الا عظم فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور بزرگی میری  
 ازار ہے جو شخص ان میں مجھ سے تنازعہ کرتا ہے اس کو شکست دیدیتا ہوں۔  
 اب یہاں ایک اور امر قابل تفہیم ہے کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے فذلک العزۃ  
 ولی سولہ وللمؤمنین یعنی عزت اللہ کو اور رسول کو اور مؤمنین کو ہے سو  
 سمجھنا چاہیے کہ عزت ضد ہے ذلت کی اور اس کے معنی ہیں غلبہ کے اور اصطلح  
 صوفیہ میں معرفت حقیقت نفس اور نہ مشغول کرنے کو اس کے اقسام عاجلہ  
 دنیاویہ میں۔ کوکتے ہیں جیسے کبر نام ہے جہل انسان کا ساتھ نفس کے اور



نازل کرنا اُس کا فوق اُس کے مرتبہ کے پس عزت اگرچہ مشابہ ہے کبر کے  
لیکن محمود ہے کما قال اللہ تعالیٰ سبحانہ -

### الفائدة الرابعة في ادب المريدي

احسن ادب مرید کا شیخ کے ساتھ وہ ہے کہ تعلیم فرمایا اللہ پاک نے اصحاب  
کرام کو اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یا ایہا الذین امنوا لا تفتدوا  
ببین یدی اللہ ورسولہ اسے ایمان والو مت پیشی کرو بروبر اللہ کے اور  
اُس کے رسول کے ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ  
بالقول اور نہ اٹھاؤ اپنی آوازوں کو نبی علیہ السلام کی آواز پر اور مت چلاؤ  
بات میں۔ پس شیخ جب نائب رسول علیہ السلام کا ہے تو وہی ادب شیخ کا  
بھی لازم ہے مرید کو چاہیے کہ بات اور حرکت اعضا سب روبرو شیخ کے بند  
کردے ورنہ جیسے وہاں ان تخطی اعمال کا خوف سامنے تھا یہاں فقہان آہ  
آگے ہے اور چاہے کہ مرید اپنے کو ہر ام میں مسلوب الاختیار سمجھے نفس ہو یا مال  
مگر بامر شیخ اور ہر چشمداشت کا انکشاف شیخ سے ڈھونڈھے نہ بالقول اسو<sup>سط</sup>  
کہ ہر ارادہ مرید پر وہ مطلع ہے چنانچہ مؤلف اور اہل ایک گرامی نامہ اپنے مرشد  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بشہادت اس قول کے پیش کرتا ہے واللہ باللہ کہ یہ فقیر  
نہایت متروک تھا کہ ناگاہ حضور نے باور اک باطنی اس غلام کی تسکین فرمادی۔  
وہو ہذا گرامی فام<sup>م</sup> حضرت سیدنا و مرشدنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ -

غزنیہ دلم راحت روح روانم بلبل گلزار صابری مولوی حکیم عبدالحمید صاحب  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ افضال ایزدی سے مع بر خور دار فیضان احمد  
مدھیانہ اور متعلقین کے خیر و عافیت کے ساتھ یاد و بود الہی میں سرگرم ہوں



الحمد للہ علی ذلک پرسوں پیران کلید شریف سے آستانہ بوسی مخدوم الکاملین حضرت  
مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کی کر کے آیا ہوں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ میں مراقبہ معیت  
میں مصروف تھا کہ دفعۃً تم پیش ہوئے کمال اضطراب و قلق کے ساتھ تم کو  
مشاہدہ کیا معلوم ہوا کہ یہ اضطراب میری عدم تحریر خیریت و نوافل شب مکررہ  
شب برات کا تھا لہذا باوجود عدم فرصتی کے کیفیت نوافل معہ دعا تحریر کرتا ہوں  
ضرور پڑھو اللہ تعالیٰ برکت رزق اور عافیت ظاہری و معنوی عطا فرمائے گا۔  
آگے بیان نوافل و اوراد معہ ترکیب مرقوم تھے۔

الحق کہ یہ فقیر نہایت ہی قلق و اضطراب میں تھا مگر سبحان اللہ مع جو مشہور ہو تو  
ایسا ہو جو ہادی ہو تو ایسا ہو۔ آدم بر سر مطلب۔ اور ہر وقت اللہ پاک سے داعی  
معونت اور سداکار ہے اور جب کوئی اشکال حال شیخ سے مرید پر وارد آئے  
قلت علم یہ نظر کر کے ثابت القلب رہے اور رسوخ نہ علیحدہ کرے خلل شیخ  
فی کل شیء عذد بلسان العلم والحکمة مکافی قصۃ موسیٰ ونضر علیہما السلام  
اور اگر شیخ کے فرمانے کے خلاف کوئی امر واقع ہو جائے تو اپنے اعتقاد سے لغزش  
نہ کرے کیونکہ بسا اوقات کشف میں بھی غلطی ہو جاتی ہے یا شاید حکم الہی ہی پلٹ  
گیا ہو اور حکمت مقنضہ برعکس کے ہوئی ہو اور یہ فضائے معلق میں کثیر ہے۔ اور نہ  
بیٹھے سجادے پر روبرو شیخ کے مگر وقت نماز کے اس لیے کہ مرید کی شان خدمت  
ہے اور اس میں استراحت ہے اور فرمایا شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ پہنے اس  
کپڑے کو جسے پہنا ہو شیخ نے مگر جب پہنائے اس کو شیخ اور حبیبک حد تمیز سے باہر  
نہو سماع میں روبرو شیخ کے حرکت نہ کرے اور نظر اپنی طرف شیخ کے متفرق  
رکھے کہ مورد فضل الہی ہے اور نہ کوئی حال یا موہبت کرامت سے ہو یا اجابت سے  
شیخ سے پوشیدہ رکھے کیونکہ شیخ پر انکشاف ہو جاتا ہے لیکن یہ اخفا سے محفوظ ہے



ہو جائیگا اور نہ چلے آگے شیخ کہ خلاف ادب ہے بموجب حدیث ابوالدرداء کے  
 رضی اللہ عنہ قال كنت امشي امام ابی بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 تمشی امام من هو خیر منك فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ فرمایا ابوذر وارضی اللہ  
 عنہ نے کہ چلتا تھا میں آگے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے چلتا ہے تو آگے اس شخص کے کہ بہتر ہے تجھ سے دنیا اور آخرت میں۔ اور  
 لازم پکڑے سکوت رو برو شیخ کے نہ کہے کوئی بات مگر باجائزت و حکم۔ اور ادب  
 شیخ سے یہ امر ہے کہ مرید کو اگر کوئی امر دینی یا دنیوی عرض کرنا ہو تو عجلت نہ کرے  
 جب تک یہ معلوم نہ کر لے کہ حالت شیخ کی مستعد سماع کلام کی ہے کیونکہ جس طور پر  
 کہ دعا کے واسطے اوقات اور آداب اور شروط ہیں کہ بلا رعایت ان کے امید آہٹ  
 نہیں اسی طرح قول مع شیخ کے آداب و شروط ہیں اور چاہیے کہ قبل عرض حال کے  
 اللہ سبحانہ سے توفیق چاہ لے اور جو کچھ ہدایا سے وسعت رکھتا ہو اگرچہ ایک  
 پھول یا پھویری عطر کی ہو اول نذر کر لے کہ فرمایا اللہ پاک نے اصحاب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یا ایہا الذین امنوا اذا نادیتم الرسول فقد موافق  
 یدی بخو لکم صدقة ترجمہ اے ایمان والوں جس وقت عرض حال کرو تم  
 رو برو رسول علیہ السلام کے پس پیش کرو تم قبل اپنی عرض کے صدقہ کیونکہ انصاف  
 بالشیخ امخاص میں نہیں ہوتا ہے مگر واسطے قرب روحانی یا مناسبت قلبیہ  
 یا جنسیت نفسانیہ کے اور ہر ایک میں نذر واجب ہے تاکہ صاف ہو جاوے  
 مقام تناجی روح تقدیم اصلاح افعال و صفات اور تجرد عن الخارجیات از اسباب  
 و اموال سے شیخ کے ساتھ اسرار الہیہ اور امور کشفیہ میں جیسا کہ فرمایا ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما نے کان لعلی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ ثلاث لو كانت لی واحدة  
 منہن كانت احب الی من حمی النعم۔ تزویج فاطمہ واعطاء الراية



یوم خیاب و آیت نجوی ترجمہ واسطے علی کرم اللہ وجہہ کے تین چیزیں یقین اگر ان  
 میں سے ایک بھی مجھ کو ملتی محبوب تر ہوتی مجھ کو پھر ان چہندہ سے اول نکاح ساتھ  
 فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دوسرے ملنا علم کا خیبر کے دن تیسری آیت نجوی پس  
 شیخ چونکہ خلیفہ رسول علیہ السلام ہے اور واسطہ ایصال الی المطلوب ہی اس لیے  
 نذر واجب ہے کہ باقی رہی اور زیادہ ہو یہ نعمت بسبب شکر کے بدل اموال  
 سے۔ اور جب ہو واسطے مرید کے کوئی آرزو طرف شیخ دوسرے کے تو نہ متوجہ  
 کرے قلب کو واسطے سہریت حال کے کیونکہ جب یقین کر لیا اُس نے تقدیر اپنے  
 شیخ کا تو پہچان لیا اُس نے اُس کے فضل کو اور قوی ہو گئی اُس کی محبت کہ واسطہ  
 ہے درمیان مرید اور شیخ کے اور باعث ہے بقدر اپنے سہریت حال کے کیونکہ  
 محبت علامت تعارف ہے اور تعارف علامت جنسیت اور جلالت  
 ہالہ حال شیخ پس بترتیب قیاس محبت ہالہ حال شیخ ہے جیسا کہ روایت  
 کی شیخ ثقہ ابو الفتح محمد بن سلیمان ابن احمد نے فرمایا خبر دی مجھ کو ابو الفضل احمد  
 اور ان کو حافظ ابو نعیم نے اس طرح کہ حدیث کی یہ کو سلیمان ابن احمد نے اور ان کو  
 انس ابن مسلم نے اور ان کو عقبہ ابن رزین نے ابی امامہ باہلی سے اور انھوں نے  
 رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے من علم  
 عبد اایۃ من کتاب اللہ فهو مولا لا ینفک لہ ان لا یخذلہ ولا یتاثر  
 علیہ احد ا فمن فعل فقد عصم عن روقۃ من عری الاسلام ترجمہ  
 جس شخص نے کہ سکھائی کسی عبد کو ایک آیت کتاب اللہ سے پس وہ اُس کا  
 آقا ہے سو نہ راوار ہے اُس عبد کو کہ نہ چھوڑے اُس کو اور نہ اختیار کرے کسی  
 کو اُس پر پس جس شخص نے ایسا کیا پس یہ تحقیق کاٹ دیا اُس نے ایک رسی  
 کو اسلام کی رسیوں سے ہل ایت اس مقام پر یہ امر قابل تفہم ہے کہ



تعلیم دو قسم پر ہے اول عام دوسری خاص عام مثل تعلیم و تعلم ظاہر کی ہے اور خاص  
 مثل باطن کے ہے جس سے مقصود حقیقی اور عرضی تعلیم کا ثبات حاصل ہوا اور  
 نہیں پہنچے اس مغز کو مگر علماء باطن جیسا کہ فرمایا۔ مولائے روم نے۔ من زقرآن  
 مغز را برداشتم و استخوان پیش سگال انداختم۔ الحق اگر یہ قول صحیح نہ ہوتا تو ایک  
 طریق رسول علیہ السلام بہتر فرقوں میں کیوں منقسم ہوتا کہ ہر شخص اپنی حقیقت میں  
 ہاتھ سے دئے ہوئے ہے سبحان اللہ کیا خوب فرمایا حضرت سیدنا و مرشدنا  
 مولانا ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔ جنگ ہفتاد و دو دولت خانی تعلیم  
 و حدت حق شواہد میں علم و بستان شست۔ پس حدیث مذکور اگرچہ بالفاظ  
 کوئی تخصیص ظاہر نہیں کرتی الا بقیاسہ اسی تعلیم باطنی کو شامل ہے کیونکہ مصداق  
 مولانا بیت و ہی استناد ہے جس سے غرض رسالت کو معرفت حق جل شانہ ہے  
 تمام کو پہنچی اور یہ اساتذہ ظاہر میں مفقود ہے سوائے اس کے یہ کہ فی زمانہ اہل  
 بہت سے شیخ ایسے ہیں کہ جنہوں نے پیری مریدی کو پیشہ گردان لیا ہے اور  
 اور اُس کو اپنی قوت کا وسیلہ کیا ہے گویا مصداق۔ مولانا روم۔ اے بسا  
 ابلیس آدم روئے ہست و پس بہر دستے نیاید داد دست۔ کے ہیں تو  
 ایسے شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اور اپنی گردن پھنسانا آپ کو ہلاکت میں ڈالنا  
 ہے ہرگز ایسے جال میں نہ پھنسے اور اچاناً اگر فریب میں آ بھی جاوے اور  
 راہ ہدایت نظر آتی نہ دیکھے تو فوراً ترک تعلق کرے و باللہ التوفیق۔

### الفائدة الخامسة في البرزخ الصغرى

برزخ صغریٰ کہ عبارت تصور شیخ سے ہے عجب دولت ہے زوال اور  
 لغت ہے لازال جو شخص کہ اس پر قائم ہو گیا الحق کہ اُس نے باب المعرفت



فتح کر لیا مولا فارم - ہیچ نکشد نفس راجز ظل پر + دامن آل نفس کش محکم بگیر -  
 اور جو شخص کہ اس خیال سے علیحدہ ہے کافر اور مردہ ہے مولا فارم - کیست  
 کافر غافل از ایمان شیخ + کیست مردہ بے خیر از جان شیخ - پس اے عزیز  
 اس طرف اپنے خیال کو واثق کر اور ادراک کو موافق کہ خزانہ معرفت ہاتھ آئے  
 لیکن طریقہ اس کا یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر آن غیر اوقات ضرور یہ شیخ کو اپنے  
 پاس سمجھ اور اُسی تعظیم اور ادب سے پیش آ جیسا کہ رو برو پیش آنا کھڑا ہوا بیٹھا  
 چلتا ہوا پھر تا پھر مشاہدہ کر کہ کیا کیا فتوحات پر وہ غیب سے منہ دکھلاتے ہیں  
 اور کیسے کیسے عجائبات نظر آتے ہیں صلاح و ایرین ہے تو اسی میں اور فلاح کو بین  
 ہے تو اسی میں ہاں اگر کچھ مذاق طبیعت ہو تو اس خیال بندی کے واسطے مشغل  
 شعر گوئی عجیب چیز ہے جس کی نسبت قرآن پہلوئے ناطق ہے مولا فارم -  
 شاعری جزو لبست از پیغمبری + جاہلانہش کفر خوانند از خری - اگر کہا جاوے  
 کہ قول اللہ سبحانہ الشعر اء یتبعہم الخاؤن اس کا قانع ہے ہم کہیں گے کہ  
 اس سے وہ شاعر مراد ہیں جو کلام فحش اور توہین و تنقیص کے مستلزم ہیں نہ وہ  
 شعر اجن کا واسطہ خیال محبوب حقیقی ہے یا باوج اولیاء کرام و انبیاء  
 علیہم الصلاۃ والسلام ہیں ورنہ بڑے بڑے فقہاء اور محدثین ہرگز اس طرف  
 قدم نہ رکھتے اور نہ اولیاء کرام توجہ فرماتے حالانکہ ہر ایک نے اس طرف توجہ  
 فرمائی ہے علاوہ اس کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ابن ابی لیلیٰ کو خود دعا  
 فرمائی جیسا کہ حدیث مسلسل بالشعر سے ظاہر ہے -

### الحدیث المسلسل بالشعر

حدیثی سیدی و مرشدی مولانا ابوالفیضان محمد شفیع مکتوباً ولہ غزلیات کثیرا قال



حدثني مولانا الحافظ شتاق احمد وله شعر قليل قال حدثني القاري عبد الرحمن بن نيتي  
 وله شعر قليل قال حدثني مولانا محمد اسحاق وله شعر قليل عن مولانا شاه عبد العزيز  
 دهلوي وله مذاق في الشعر عن شاه ولي الله وله شعر ومعرفة بالعروض والقافية ومحسنات الشعر  
 واساليب القصائد والغزل شافن ابوطاهر وله شعر قليل قال انبئي بن شيخ حسن بن  
 علي العجمي انبئي نا الامام العلامة الشاعر زين العابدين بن الطبري عن والده الامام العالم  
 الشاعر عبد القادر عن شيخ الاسلام علي ابن جابر الشيباني طهيرة القرشي كنعني وكان  
 يبيع الشعر عن المجدين جابر الله عبد العزيز ابن فهد وكان له شعر عن شيخ شمس الدين  
 بن طولون كنعني وكان شاعرا قال انبئنا ابوالفتح محمد بن محمد المزني الشاعر الملقب بـ  
 انبئنا شباب الدين ابوالطيب الانصاري الخرجي الشاعر قال انبئنا الحافظ زين الدين  
 عبد الرحيم ابن الحسين العراقي وكان ينظم الشعر قال انبئنا الحافظ العلاءي وكان له شعر  
 قال انبئنا الخطيب شرف الدين احمد وكان له شعر قال انبئنا علم الدين ابوالحسن  
 علي الشحامي ذو المنظومات الشهيرة قال انبئنا ابوطاهر السلفي ذو الاشعار قال  
 انبئنا ابوالوفاء علي ابن شهر يار الرضوي وكان له شعر قال انبئنا ابوالقاسم عبد الملك  
 بن المظفر الشاعر قال انبئنا ابو جعفر محمد بن الحسن الزاهد وكان له شعر قال انبئنا ابو بكر  
 عبد الله بن احمد الفارسي الشاعر قال انبئنا ابو عثمان سعيد بن زيد بن خالد الشاعر  
 قال انبئنا عبد السلام بن عباد وكبي الجني الشاعر قال انبئنا ابو عثمان خالي بهام  
 بن غالب ابوفراس الفرزدق الشاعر قال انبئنا الطرمح بن عدي الشاعر قال  
 انبئنا النابغة الجعدي قال انشدت النبي صلى الله عليه وسلم - بلغنا السماء بمجدها  
 وجدودها وانا لنرجو فوق ذلك مظهر - فقال النبي صلى الله عليه وسلم  
 ابن المظهر يا ابن ابني ليلى قلت الجنة قال اجل انشاء الله تعالى ثم قلت  
 فلا خير في علم اذا لم يكن له بواد رحمتي صفوة ان يكاد را ولا خير في



جہل اذا لم یکن له حلم اذا ما اوردا کلاما صدرا فقال لی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لا یغضض اللہ فاک مرتین قال بعض الرواة  
فی فی الزبغة البعدی عمرہ احسن الناس ثغرا کما سقطت له سن عادت  
اخری مکا نھا وکان معمرًا۔

## غنل

کہ نا صر ہر طرف جلوہ نما ہے  
عجب و حدت کا ثابت مسئلہ ہے  
کہ یہ کعبہ میرا قبلہ نما ہے  
میرا محبوب غیر ما سوا ہے  
بھرا دل میں میرے جوشِ فنا ہے  
فنا ہونے سے بالِ طبعی بتا ہے  
کہ اس کا ہر کہیں پینا روا ہے

خیالِ شیخ یوں دلیں بسا ہے  
ہر ایک شے میں عیاں ہی جلوہ یار  
طاوفاً دل نہ کیوں مل سے کروں میں  
تعلق کیا ہے جھکو ما سوا سے  
انا ناصر کے اٹھتا ہوں دم میں  
مروں کیونکر نہ میں سو جاں سے اُس سے  
مے الفت پیو دل بھر کے تحسین

## غلیات

مجھے کہتے ہیں سب آغاقلوں ستانہ ناصر کا  
وہ دیکھو آ رہا ہے جھومتا ستانہ ناصر کا  
گلی کوچہ لیے پھرتا ہوں میں افسانہ ناصر کا  
دے جاسا قی پچاں شکن بچانہ ناصر کا  
عطا کرنے خدا یا طرز سب رندانہ ناصر کا  
بنا ہوں جسے میں سہر چھوڑ کے دیوانہ ناصر کا

نہ چھڑو ہمدموں جھکو میں ہوں دیوانہ ناصر کا  
اٹھوں گا جب روزِ حشر مرقد سے تو غل ہو گا  
کیا تسخیر یوں لگو میرے اُس حرزِ ایماں نے  
غینمتِ جان جو گزرے کیف ما سوا سے  
کہاں کی پارسائی اور کہاں کا زہد اور تقویٰ  
میرے جوشِ خرد پر عاقلانِ دہر حیراں ہیں

یگانہ بن کے ملکِ جاودانی فتح کر تحسین



ہوا منصور کب و ایرین میں بیگناہ ناصر کا	
دل کو ہے ہر آن ناصر کی طلب چاک کر واسے گی جانے کس قدر تھکوست تلمم ہوئی حق کی طلب جس نے کی فوراً برآ یا مدعا واہ رے محبوب کرتے ہیں بدل بامسوسا مال بنے کر کر بصدق	کر رہی ہے جان ناصر کی طلب دشت کی دامان ناصر کی طلب کیا تری ہے شان ناصر کی طلب بادل گریان ناصر کی طلب صاحب عرفان ناصر کی طلب بے سرو سامان ناصر کی طلب
خواہش حق ہے اگر خستیاں تو کر صورت انسان ناصر کی طلب	
واہ کیا دلخواہ ہے ناصر کی بات ہادی و ایرین ہے وہ بالضرور کیوں نہ گوش قلب سے اسکو سنوں منکروں ایمان سے آکر سنوں	گفتہ اللہ ہے ناصر کی بات ہمدی ہر راہ ہی ناصر کی بات پہن کی شاہ ہی ناصر کی بات کیا مرنے کی واہ ہی ناصر کی بات
چلے تو محلہ چلو خستیاں سنیں خوب ہی واللہ ہی ناصر کی بات	
ہوئے ہم حق آگاہ ناصر کے باعث ملے گا ہمیں تاج الفخر فخری ہوا بار عصیاں سے سراپنا ہلکا منے جو اٹھاتے ہیں کیا کوئی جانے رہ حق سے ہر چند بھٹکے ہوئے تھے ہوا منکشف دل پہ راز حقیقت	ملاہم کو اللہ ناصر کے باعث بنیں گے شہنشاہ ناصر کے باعث ہمیشہ کو واللہ ناصر کے باعث خدا ہی ہے آگاہ ناصر کے باعث مگر مل گئی راہ ناصر کے باعث خدا کی قسم واہ ناصر کے باعث



خوشی سے اٹھا کوہ غم سر پہ تختیں  
ہوئے صورت کاہ ناصر کے باعث

کیوں عزیز نگین سار اجماع ناصر کا آج ہیروزہ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے آپ کا یک نظر جس پر پڑی وہ زندہ دائم ہوا جب وہ مصداق واقوف علیہم ہو تو پھر سطح عالم توج سے ہو جس کے مستفیض مظہر فیضان احمد ناصر دین نبی	ہو نصب عرشِ معظم پر نشاں ناصر کا آج نام لیتے ہیں تمامی خسرواں ناصر کا آج تابع فرماں ہو ملک جاوداں ناصر کا آج کیوں نہ ہو قرآن میں حق مدح خواں ناصر کا آج ہو وہ بحر فیض بہر جانب رواں ناصر کا آج ہو لقب واللہ باللہ بیگماں ناصر کا آج
--	--

اب تو دنیا میں کہیں ایسے خدا والے نہیں  
دیکھ لو ہے مثل دنیا میں کہاں ناصر کا آج

لب پہ جاری مرے ہر آن ہو ناصر کی مدح منہ سے کہنے کے لیے دلی ہو تصدیق ضرور لب پہ آنے سے ہی ملتی ہو حیات جاوید کیوں نہ مداح کو محویت حق ہو حاصل	کیا ہی مرغوب دل و جان ہو ناصر کی مدح سچ اگر پوچھو تو ایمان ہے ناصر کی مدح روح بخش تر ہے جان ہے ناصر کی مدح جرعہ بادۂ عرفان ہے ناصر کی مدح
---	--

چشم وحدت سے جو دیکھو بہ نعمتِ مختصین  
مدحتِ حضرت سبحان ہو ناصر کی مدح

کوئی بھی ہوگی نہ جیسی بارور ناصر کی شاخ ایک عالم کو جو نسبت شجرۂ بیعت سے ہو نصرت حق آبپاری اُسکی کرتی ہے مدام جب سوا نیزہ پہ ہوگا آفتابِ رستخیز	تا ابد رکھو خدا یا پر خیر ناصر کی شاخ پھیلی ہو سارے جہان میں گھر گھر ناصر کی شاخ ٹوٹا بھی سکتی ہو پھر اے بے خبر ناصر کی شاخ ہوگی شبِ غول میں بڑھکر سایہ و ناصر کی شاخ
--	--

اور شجروں سے ملا کر دیکھ لو مختصین سہی



	صابری شجر سے مین کی تانہ تر ناصر کی شاخ	
بار الہا کر عطا ناصر کا درد پاؤں کے دلیں بھرانا ناصر کا درد جان دے دے کر لیا ناصر کا درد دلیں جب آکر اٹھا ناصر کا درد	ریخ و غم کی ہے شفا ناصر کا درد چیر کر پہلو اگر دیکھو میرا کوئی ہمسایہ بھی بھلا ہو گا کہیں حق حق و حق حق کے سب جھگڑے مٹے	
	شافی مطلق سے محبتیں مانگ لو ہر مرض کی ہے دوا ناصر کا درد	
	علم باطن میں ہو کیا افہام ناصر کا لذیذ شہد سے بھی بڑا یادہ نام ناصر کا لذیذ	ہے خدا آگاہ ہر ہر کام ناصر کا لذیذ ملکے تالو سے مرنے لیتی ہو کیا منہ میں زبان
	گھونٹ بھر بھر کر شراب معرفت محبتیں پیو کوئی بھی ہو گا نہ جیسا جام ناصر کا لذیذ	
کریں شرم سے پھر نہ منہ سوئے ناصر اڑا کر مگر لائی ہے بوئے ناصر خدا سے ہے ملتی ہوئی بوئے ناصر مگر دیکھ پائے ہیں گیسوئے ناصر	اگر ہر وہمہ دیکھ لیں روئے ناصر صبا کیوں گلستاں میں اتر رہی ہے کروں کیا بیاں عاد و قول کا میں اس کی چمن میں جو سنبھل ہے آشفقہ خاطر	
	ہمیں خوف کیا تیغ اعدا سے محبتیں نقصور میں رکھتے ہیں ابروئے ناصر	
کرے گی بجھے خوار ناصر سے آرز خدا سے ہے پیکار ناصر سے آرز تو کرتا ہے پیکار ناصر سے آرز نہ کر ڈالے فی النار ناصر سے آرز	نہ رکھائے سیمہ کار ناصر سے آرز نہ بن مثل نمروہ او خیرہ سر خدا کی دہش میں تیرا دخل کیا خدا سے ذرا شرم کر باز آ	



	<p>کہا دیکھ تختیں کا تو مان لے نہیں خوب ساز نہار ناصر سے آرز</p>	
<p>تن بدایوں میں پڑا ہی جان ہی ناصر کے پاس مٹا کہد ونگا میرا ایمان ہے ناصر کے پاس جب ہمارا خالق سبحان ہی ناصر کے پاس پھر اگر پوچھے کوئی قرآن ہی ناصر کے پاس</p>		<p>دل میرا ہر وقت اور ہر آن ہی ناصر کے پاس روز محشر جب کریگا کوئی ایمان سے سوال کیوں نہ ہم سجدہ کریں اُسکو بعد عجز و نیاز ہی کلام اُس شاہ کا شرح کلام کردگار</p>
	<p>بار آگیا کردعا تختیوں کی تو رو یا تسبیح اُس کے ہاتھوں کے لیے دامن ہے ناصر کے پاس</p>	
<p>ہر گھڑی کرتا ہوں نہیں اور سخت ناصر کی تلاش سوئے نوحملہ تو کرے بخت ناصر کی تلاش اب کریگے باندھ کر ہم رخت ناصر کی تلاش کو بکو کرنا پھر وہ ہر وقت ناصر کی تلاش</p>		<p>دل کو ہستی ہی مرے ہر وقت ناصر کی تلاش ہی جو تحصیل سعادت کا تجھے ذرہ خیال گھر میں بیٹھے بیٹھے پایا ہے کسی نے کچھ بھلا یا آئی ہے مجھے اُس محل عرفاں کا عشق</p>
	<p>ہاتھ یوں آئے گی تختیں نعت ہر دو جہاں ہو گی جب سب چھوڑ کر یک بخت ناصر کی تلاش</p>	
<p>ہے بہت درکار ناصر سے خلوص قبر کے افتار ناصر سے خلوص جیوں خلیل اے یار ناصر سے خلوص کر کے تو یک بار ناصر سے خلوص حضرت غفار ناصر سے خلوص سب درو دیوار ناصر سے خلوص</p>		<p>کر بدل اے یار ناصر سے خلوص سب مٹا دیگا بوقت باز پرس نار و وزخ مثل گل کر دے گامرو چشم باطن ہے اگر تو دیکھ لے بے شبہ مقبول کر دے گاتجھے رکھتے ہیں اے بے خرد با قلب حال</p>
	<p>ہے خدا ملنے کی گرختیں ہوس</p>	



	کر قلب زار ناصر سے خلوص
<p>صورت نہ آسمان ناصر کا فیض بالتوجہ ہے رواں ناصر کا فیض ہر ہایت کا نشان ناصر کا فیض بخشتا ہر تن کو جان ناصر کا فیض وے خدائے مہرباں ناصر کا فیض ہے غریبوں کے گماں ناصر کا فیض</p>	<p>ہے محیط دو جہاں ناصر کا فیض شش حبت میں ایک طیفانی کے ساتھ راہ دیں پر سیکڑوں بیدیں ہوئے ایہا الناس علیکم بالخلوص کیا دہنی تقدیر ہے اُس کی جسے عین فیض حضرت خیر البشر</p>
	<p>خوب باہی دل سے کرو تحسین حصول جب تک ہر تن میں جاں ناصر کا فیض</p>
<p>مثمر ہوا باغ اجل جس نے کیا ناصر سے ربط سب ہوئے اُسکے عمل جس نے کیا ناصر سے ربط ٹلجائے ہر آئی اجل جس نے کیا ناصر سے ربط اُس کے کرگیا کیا دخل جس نے کیا ناصر سے ربط</p>	<p>گل کھلا دل کا کنول جس نے کیا ناصر سے ربط وہ رہبر ایمان ہو وہ شیخ الشریعہ جان ہے محمود ہے حبیب اولیا مقبول ہو اُس کی دعا کیسا ہی کیوں ہو کہ نہیں کیا دہن پر فن اہل کیں</p>
	<p>تحسین علیک بالعمل ہر جو رویت میں غزل جیسے کہا ہر کر عمل جس نے کیا ناصر سے ربط</p>
<p>رکھو جہاں میں قائم فیضوں کو یا حفیظ آلام نا ملائم فیضوں کو یا حفیظ</p>	<p>حفظ و اماں میں دائم فیضوں کو یا حفیظ فضل و کرم سے تیرے ہرگز نہ چھوٹے پائیں</p>
	<p>ہر آن اور ساعت تحسین کی یہ دعا ہے محفوظ رکھو دائم فیضوں کو یا حفیظ</p>
<p>کہ ہے عرش بام محمد شفیع پیا جس نے جام محمد شفیع</p>	<p>فلک ہے مقام محمد شفیع اُسے کیا خوش آئے شراب طور</p>



جو لیستا ہو نام محمد شفیع کہ ہوں میں غلام محمد شفیع	نہ کہوں دور ہوں اُسکے دکھ اور درد کہوں گا میں فردا دم باز پرس
	سعادت کی خواہش ہے تحسین اگر چہ خوب نام محمد شفیع
روضۂ ایقان ہے ناصر کا باغ موسوی عرفان ہے ناصر کا باغ عارفوں کی جان ہے ناصر کا باغ وہ گل وریحان ہے ناصر کا باغ وہ طری الشان ہے ناصر کا باغ وافراذعان ہے ناصر کا باغ	گلشن ایمان ہے ناصر کا باغ ہر شجر ہے شجرہ وادی طور روح بخش فقر ہے اُس کی ہوا صابری شجرہ ہے جس کے دم سے سبز ہے نہال قادری جس سے نہال ہیں رواں بہر سمت اتنا یقین
	سیر کر آئیں چلو تحسین اٹھو کیا عجیب الشان ہے ناصر کا باغ
ہے خدائے پاک ناصر کی طرف چشم دل سے تاک ناصر کی طرف جو گناہ غناک ناصر کی طرف عشق کی ہیں تاک ناصر کی طرف	چل دل صد چاک ناصر کی طرف ہے اگر کچھ بھی تجھے حق کی طلب بادل مسرور آیا لوٹ کر ہے شراب معرفت کی گر طلب
	دل تو ہے خاشاک سے متحسین بھرا کیا چلو گے خاک ناصر کی طرف
عین عشق حیدر گہرا ہے ناصر کا عشق خاص عشق حضرت غفار ہے ناصر کا عشق دشمنوں کی جان کی تلوار ہے ناصر کا عشق	وجہ حب سید ابراہیم ہے ناصر کا عشق ہے آل انکشاف حق کمال برزخی سر کیے ہمنے ہزاروں محرم بگڑے ہوئے



<p>عشق سے اُس کے نہ کیوں نہ نور ہو سینہ میرا ہاں شہیم حب حق ای ہمدیوں حاصل کرو کیوں نہ عشاق کو ہر قسم سے حاصل شفا</p>	<p>معرفت کا منظر انوار ہے ناصر کا عشق گلشن حق کا گل بیجار ہے ناصر کا عشق چارہ درد دل بیمار ہے ناصر کا عشق</p>
	<p>نقد دل و بکری متاع معرفت تختیں خرید ترکیہ کے شہر کا بازار ہے ناصر کا عشق</p>
<p>خاک و غفور ہی ناصر کے در کی خاک رہے اُسے میں دیدہ دل کا نہ کیوں کروں کچھ بھی اگر ہی جھکو بھارت تو دیکھ لے اے کو چشم اکملہ باطن خرد فروزش</p>	<p>اکسیر بے قصور ہی ناصر کے در کی خاک دو در چراغ طور ہی ناصر کے در کی خاک ہر ذرہ ذرہ نور ہی ناصر کے در کی خاک تیرے لیے ضرور ہی ناصر کے در کی خاک</p>
	<p>تختیں اُسے میں خانہ دلین نہ کیوں رکھوں غم کے لیے سرور ہے ناصر کے در کی خاک</p>
<p>ہے نہایت خوشنما ناصر کا رنگ پڑ گئی جس پر نگاہ حق نما کیا تلون ہے برنگ صابری لٹ رہا ہے ٹوٹ لیں آؤ چلو بہنے تو دیکھا نہ کوئی اور سنا مل گئی اُس کو بہارِ ہشت خلد</p>	<p>مثل رنگ مصطفیٰ ناصر کا رنگ اُس پہ فوراً چڑھ گیا ناصر کا رنگ واہ واصل علا ناصر کا رنگ اے محبوبان صفا ناصر کا رنگ جیسا دیکھا اور سنا ناصر کا رنگ جس کے دل پہ چڑھ گیا ناصر کا رنگ</p>
	<p>کون ہے ہم سے سوا تختیں جو لے صاحبِ صدق و صفا ناصر کا رنگ</p>
<p>باغِ عیال سے خدارا اے مرے ناصر بنگال کب تک جھیلوں پڑا صد غم و اندوہ کے</p>	<p>ہی فقط تیرا سہارا اے مرے ناصر بنگال اب نہیں سختی گوارا اے مرے ناصر بنگال</p>



ہر مقام غورائے مولادیم آفتادگی  
لے چلی مجھ کو اڑا کر ہے غضب بار فنا  
گر پڑا ہوں چار سو سے ہو کے میں زار و نزار  
نرو عصیاں لے کیا ہی ایسا مجھ کو بیچ آہ

کون ہی تجھ بن ہمارا اے مرے ناصر بھال  
اب نہیں رکنے کا بار اے مرے ناصر بھال  
اب پاہِ غم نے مارا اے مرے ناصر بھال  
ہوں متاعِ صبر ہمارا اے مرے ناصر بھال

ایک ذرہ تیرے تختیاں میں نہیں تاب و توان  
اب گرا یہ غم کا مارا اے مرے ناصر بھال

لے چکے جانیں نہ کیا کیا دولتیں ناصر سے ہم  
کوئی بھی رکھتا نہ ہو گا یوں کسی اپنے کے ساتھ  
ہی جہاں حیران کیوں میرے منو جاہ سے  
اب ملی کر سنی نشینی عالم انوار کی

اور نہ کیا کیا لیں گے اب بھی نعمتیں ناصر سے ہم  
رکھتے ہیں ملیں نہاں جو الفتیں ناصر سے ہم  
لوٹ لائے ہیں جی یہ بکتیں ناصر سے ہم  
یہ بھی لینا چاہتے ہیں غزین ناصر سے ہم

اب بجا تختیاں سنوڑ نکا ہمارے نام کا  
اب لیے لیتے ہیں ساری شوکتیں ناصر سے ہم

گو بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں ناصر کا ہوں  
ہو کسی باغِ دولت کا سری نخل وجود  
کیا بنائے گا مجھے غم کا ہدف ترکِ فلک  
دیکھ کر چلنا ذرا میری طرف بادِ سموم  
ابرِ رحمت کا ادھر بھی ایک چھینٹا یا خدا  
خیر ہو خم کی ترے ساقی ادھر بھی ایک جام

میں تو اپنے مرشدِ عالی گھر ناصر کا ہوں  
واہ ری تقدیر میں اب تو مگر ناصر کا ہوں  
یہ نہیں واقف کہ میں سینہ سپر ناصر کا ہوں  
گلشنِ مستی میں میں بھی اک شجر ناصر کا ہوں  
بس میں ہی باقی نہاں بے ثمر ناصر کا ہوں  
میں بھی تو آخر کوئی تفتہ جگر ناصر کا ہوں

کام بھی ایسے ہی تو کرتا ہی تختیاں حق پسند  
اور پھر دعویٰ ہی یہ اے خیرہ سر ناصر کا ہوں

خدا یا مرتبہ وہ بخش میرے پیر ناصر کو  
کہ ہو دو دنوں جہاں کی دولت و جاگیر ناصر کو



کیا ہنچتا ہی عاجز مجھے اسے نفس تارہ غریبوں آؤ اب دیکھو یہ میری سحر پروازی یقین تو ہے کہ میری بکسی پر رحم آ جائے تامی اہل عرفاں جس کی رو سے دنیا بٹ جائے مقید جو کیا ہی مجھ کو اپنا نفس شیطان نے	کر دیا حال تیر ایک قلم تحریر ناصر کو اطاعت کے عمل سے کرتا ہوں شیخ ناصر کو اگر لکھوں غم و اندوہ کی تقریر ناصر کو عطا کر یا خدا وہ عزت و توقیر ناصر کو دکھاؤں گا یہ اپنا طوق اور زنجیر ناصر کو
---	--

تنا لکھتا ہوں محبتیں میں جو ان کے مصحف رخ کی  
یہ بچوں کا بنا کر ایک نئی تفسیر ناصر کو

دلا الفت و پیار ناصر سے رکھ یہی کام آئیگا کچھ آخر شن خدا کے جو ملنے کی ہو آرزو چھپا دیکھ بیٹھا ہے دیو لعین	تامی سروکار ناصر سے رکھ جو رکھے خبر دار ناصر سے رکھ نوسب سروا سر ناصر سے رکھ تعلق جو رکھ یار ناصر سے رکھ
---	---

روح میں محبتیں بہت ہیں گزند  
قدم اپنا ہمشیار ناصر سے رکھ

کھنچی ہو آئینہ پر دل کے جو تصویر ناصر کی فنائی الشیخ کے رتبہ نے وہ عالم کیا پیدا کہاں میں مگر وہ بادشاہ افصح العالم ڈگے راہ صدق سے قدم یک ذرہ کیا معنی مقام قدس اعلیٰ ہو مقام اس کے علاموں کا حساب شہر سے دیکھو تو میں کس طرح بچتا ہوں تامی دین و دنیا ہونہ قبضہ میں تو کیا معنی	نظر آتی ہی ہر دم شکل پر تصویر ناصر کی رنگ ریشہ میں رہتی ہوئے تاثیر ناصر کی لب لہجہ سے سب علوم کی تقریر ناصر کی پڑی ہو پاؤں میں جب سے زنجیر ناصر کی مجھے معلوم کیا او کو ردل توقیر ناصر کی پڑی ہو ذہن میں میرے ہر اک تدبیر ناصر کی اگر قسمت ہاتھ آئی کوئی شیخ ناصر کی
--	--

یہاں دو دو میں اگر چہ لاکھ کی سب خاک ہو جائے



خدا یا کر عطا بخشیں کو تو اکسیر ناصر کی

اللہ کا حضور ہے ناصر کے سامنے  
نازل خدا کا نور ہے ناصر کے سامنے  
حاصل ہیں سرور ہے ناصر کے سامنے  
بے نور نور نور ہے ناصر کے سامنے  
سب عور اور حضور ہے ناصر کے سامنے  
رہتا لعین دور ہے ناصر کے سامنے

ایدل ادب ضرور ہے ناصر کے سامنے  
جا کر یمن روبرو کیوں اس کے اقتباس  
کا فور اس کی دید سے ہوتے ہیں در و سر  
ہی بے قصور صیقل آئینہ اس کی دید  
بیٹھا ہی کس خیال میں لے طالب بہشت  
آگے قدم بڑھائے تو شیطان کی کیا مجال

بخشیں چلو ادب سے حضوری کریں حصول  
اللہ کا ظہور ہے ناصر کے سامنے

## مخمس غزل خود

در فراقت اے شہ ذیشان ما  
چوں بنی آئی سوئے کا نشان ما

ساعتِ فرداست ہر ہر آن ما  
اے فدایت گو ہر ایمان ما  
وے تبارتشت نقد جان ما  
ہے تمھاری یاد یاد کردگار

خوش تمھارے فکر سے پروردگار  
از کتاب آسمانیم چہ کار

صحف رخسار تو تہر آن ما  
بے تمھارے اے شہ دنیا و دیں

ترہوئی اشکوں سے ساری آستیں  
خوت ہے طوفان نہیر یا ہو کہیں

اے بیا و بر سر چشم نشیں  
از تور و روشن کلبہ احزان ما



جس جگہ اللہ کا ہوسے ظہور ہے وہی کعبہ کہیں اہل شعور  
منظر حق ہے میرا سولا ضرور چوں کم سجدہ نہ سوئے رام پور  
ہست آنجا قبلہ ایمان ما

آتش فرقت ہوں میں ہر زماں ماہی بے آب کے صورت تپاں  
از پئے حسنین و شاہ انس و جاں اے بیا و شربت و صلم چٹاں  
سوخت نار ہجر تو پھان ما

جز ترے کس سے کہوں میں یا خدا اس پریشانی کا اپنی ماجرا  
ہائے کیسا پڑ گیا یہ تفرقا من کجا و مرشد پاکم کجا  
نقابرین ناسازی دوران ما

ہو گئے حد سے فزوں میرے گناہ اب نظر آتی نہیں بچنے کی راہ  
جز ترے جائے کہاں یہ روسیہا ناصر شد حالت تحسین تباہ  
خزیدی اے شاہ جسم و جان ما

### قطعا

عجب شان و شوکت ہی اللہ اکبر	فدا جس پہ گرتے ہیں جاں کو غضنفر
نہ کیونکر کرول تجھ میں جان قرباں	مرے دین کے اور دنیا کے رہبر

### القول المعین فیما ورد من الفائدة الرابعة للطالبین

التمتہ الاولى۔ فرمایا امام الاتقیاسید الاصفیاء شیخ اکبر محی الدین ابن عربی  
قدس سرہ نے کہ واجب ہے مرید پر اعتقاد کرنا شیخ کا عالم باللہ و ناصح للحق  
نہ معصوم الاحوال کیونکہ فرمایا اللہ سبحانہ نے وعص آدم ربہ یعنی گناہ کیا آدم



نے اپنے رب کا۔ اور فرمایا بعض سادات صوفیہ نے بجواب القصی العارف کے  
 وکان امر اللہ قدرا مقدورا حکایت ایک تلمیذ با اعتقاد اپنے استاد  
 کی خدمت میں رہا کرتا تھا ایک روز کیا دیکھتا ہے کہ استاد ایک عورت سے  
 مشغول بہ زنا ہے اس نے کچھ توجہ نہ کر کر اپنے عقیدہ کو مکاں اُس پر ثابت  
 رکھا اور ذرہ برابر خدمت و رسومات احترام سے انحراف نہ قبول کیا استاد نے  
 بھی جان لیا تھا کہ اُس نے مجھے فسق کرتے دیکھ لیا ہے ایک روز اُس سے  
 پوچھا کہ اے فرزند میں جانتا ہوں کہ تو نے مجھ کو فلاں عورت سے مبتلا بنات  
 دیکھا حالانکہ میں منتظر ہر وقت تجھ سے بغض اور کینہ کا تھا مگر علی الزعم اس کے  
 تو میری خدمت و طاعت میں ویسا ہی سرگرم ہے اُس نے عرض کی کہ اے  
 سید انسان ہر وقت اپنے پر اقدار الہی سے مجبور ہے میں نے جس وقت  
 اپنے کو تیری خدمت میں دیا تجھ کو معصوم نہیں جانا بلکہ یہ جانتا تھا کہ تو  
 عارف طریق الہی ہے اور واقف ہے کہ کوالف سلوک سے بہی معصیت  
 و طاعت وہ شے دیگر ہے کہ ما بین تیرے اور خدا کے ہے میری طرف رجوع  
 نہیں کرتی جو بغض اور کینہ کو واجب کرے کما قال ولاتنروا ذرۃ وزر اخری۔  
 پس حیف ہے کہ جان کر انجان بنوں اور درخت کینہ کا دل میں بوؤں استاد  
 نے فرمایا وفقت وسعدت هکذا هکذا وکلا فلاک سبحان اللہ رسوخ  
 ہو تو ایسا پس اے عزیز اگر گوہر مقصود ہاتھ میں لانا چاہتا ہے تو اعتقاد رسوخ  
 کر اور اصلا مواقع امتحان پر لغزش نہ اٹھا اور ہر وقت خدائے تعالیٰ سے  
 داعی معونت اور سداد کارہ اللہ وثق عقیدتی علی ولیی وثبت قلبی  
 علی حب سیدی محمدا لا اله الا الله محمد رسول الله۔  
 التمه الثانية من الهدایة الواحدة۔ فرمایا خاتم الاولیاء امام الاصفیاء



شیخ اکبر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مسے بامر الحکم میں کہ اہل طریق الہی کے دو شخص ہیں صادق اور صدیق یعنی تابع اور متبوع پس تابع مرید اور سالک اور تلمیذ ہے اور متبوع شیخ و استاد و معلم خواہ یہ شیخ بتبوع ہو یا نہ ہو اور معنی تابع اللہ شیخ وارشاد کئے ہیں کہ قادر ہو اس مقام پر مع استقلالہ و استبدادہ کیونکہ زمانہ ہذا مشحون ہے دعاوی کا ذبیہ سے نہ مرید صادق ہے کہ ثابت قدم ہو سلوک اللہ میں اور نہ شیخ صدیق ہے کہ محقق اور منصف ہو اس راہ میں وہ شیخ نہیں کہ خارج کر دے مرید کو رعوت نفس اور اعجاب سے اور پہنچا دے صراط مستقیم پر وہ مرید نہیں کہ واثق القلب و راسخ القدم ہو طریق عرفان خدا کے کریم پر مرید شیخ و خت کے دعوے میں پست اور پیر ہو اے ریاست میں مست خلائکہ دونوں امر تجبیط و تلبیس اللہم احفظنی اللہم احفظنی اللہم احفظنی صفت شیخ کی یہ ہے کہ خواطر نفسیہ شیطانیہ اور ملکیتہ ربانیہ کا عارف ہو اور جس اصل کے پیچھے یہ خواطر لگے ہوئے ہیں اور عارض ہو جاتے ہیں اُس کا واقف۔ علل و امراض صارفہ عن صحۃ الوصول الی عین الحقیقۃ کا ماہر ادویہ و اعیان امزجہ و عوائل و علائق خارجہ کا ناظر پس اے طالب صادق ہوشیار ہوشیار خبردار کہ قرون ہذا اشراقیوں ہے ذرا دیکھ بھال کہ مبتلائے تجبیط و تلبیس نہ ہو رہا راہ زن مصداق۔ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست۔ کی گھات میں کھڑے ہیں۔ ہاں پھر وہی کہوں گا گو زمانہ عارفان الہی سے خالی نہیں مگر متصف تھا اوصاف شیوخ سے تو سیدنا ناصر الملتہ والدین مرشدی و مولائی محمد شفیع رام پور حجتی صابری قادری نور اللہ مرقدہ۔

بندۃ فی طہارۃ السالکین

اب جاننا چاہیے کہ ہر مسلمان بالخصوص سالک کو ہر وقت طہارت سے



رہنا افضل المرصاة ہے کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے واللہ یحب المتطہرین اللہ  
 پاک محبوب رکھتا ہے طہارت والوں کو اور وضو ادب صالحین سے ہی چنانچہ  
 کہا گیا ہے الوضوء سلاح المؤمن والجوارح اذا كانت فی حمایت الوضوء الدائم  
 ہوا اثر شرعی یقل طرق الشیطان علیہا۔ ترجمہ۔ وضو ہتھیار مومن  
 اور اعضا کا ہے جس وقت وہ ہوتے ہیں وضو کی حمایت میں کہ وہ اثر  
 شرعی ہے کم ہو جاتے ہیں راستے شیطان کے اُن پر اور فرمایا انس ابن مالک  
 رضی اللہ عنہ نے کہ تشریف لائے بنی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حالانکہ میں  
 اُس وقت آٹھ برس کا تھا پس فرمایا آپ نے یا نبی ان استطعت ان لا  
 تذل علی الطہارۃ فافعل فانہ من اقاہ الموت وهو علی الوضوء اعطی  
 اجر الشہادۃ۔ ترجمہ۔ اے میرے فرزند اگر تو قدرت رکھتا ہے کہ ہمیشہ طہارت  
 پر رہے پس کر اس لیے کہ جس شخص کو حالت وضو میں موت آئے گی اُس کو  
 شہادت کا اجر دیا جاوے گا۔ پس عاقل کی یہ شان ہے کہ دوام با وضو ہے  
 اور جب وضو کا قصد کرے حضور قلب اختیار کرے بقول بعض صلحاء۔  
 اذا حضر القلب فی الوضوء یحضر فی الصلوۃ واذا دخل السہو غلب  
 دخلت الوسوسۃ فی الصلوۃ ترجمہ جب حضور قلب وضو میں ہوتا ہے  
 صلوۃ میں بھی ہوتا ہے اور جب وضو میں سہو داخل ہوتا ہے نماز میں وسوسے  
 پیدا ہوتے ہیں اور طریق مستحب یہ ہے کہ اول مسواک سے منہ پاک کر  
 کہ فرمایا ام المؤمنین محبوبہ حبیب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا نے۔ السواک مطہرات الفم مرصاة للرب۔ یعنی مسواک  
 پاکی ہے منہ کی اور خوشنودی ہے رب کی۔ پھر جب مسواک سے فارغ  
 ہو قبلہ رو وضو کو بیٹھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور کہے رب اعوذ بک



من هزات الشيطان واعوذ بك ان يخضون اے رب میرے  
 پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے وسوسوں شیاطین سے اور ان کے حاضر ہونے  
 سے اور جب ہاتھ دھوئے کہے اللھم انی اسئلك الیمن والبرکة  
 واعوذ بك من الشوم والهلکة اے اللہ سوال کرتا ہوں تجھ سے یمن  
 اور برکت کا اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے شامت اور ہلاکت سے  
 اور جب مضمضہ کرے کہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد واعنی  
 علی تلاوة کتابك وكثرة الذکرات اے اللہ درود بھیج محمد پر اور  
 ان کی آل پر اور مدد کر تو میری تلاوت قرآن اور کثرت ذکر اپنے پر  
 اور جب ناک میں پانی دے کہے اللھم صل علی محمد وآلہ واولادہ فی  
 راتحة الجنة وانت عنی راض اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور ان  
 کی آل پر اور پیدا کر تو مجھ کو خوشبو جنت کی حالانکہ تو مجھ کے رضامند  
 ہے۔ اور جب ناک جھاڑے کہے اللھم صل علی محمد وعلی  
 آلہ واعوذ بك من رواح النار وسوء الدار اے اللہ درود  
 بھیج تو محمد پر اور ان کی آل پر اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے بوؤں دوزخ  
 سے اور خرابی دار سے۔ اور جب منہ دھوئے کہے اللھم صل علی محمد  
 وآلہ وابیض وجھے یوم تبيض وجوه اولیاءك ولا تشوّد وجھی یوم  
 تشوّد وجوه اعدائك اے اللہ درود بھیج تو محمد اور ان کی آل پر  
 اور سفید کر تو میرا چہرہ جس دن کہ سفید ہوں منہ دوستوں تیرے کے  
 اور مت کالا کر تو منہ میرا جس دن کالے ہوں منہ تیرے دشمنوں کے  
 اور جب سپدھا پہنچا دھوئے کہے اللھم صل علی محمد وعلی آلہ  
 وآتئی کتابی بمینی۔ حاسبی حسابا یسیرا۔ اے اللہ درود بھیج تو



محمد پر اور اُن کی آل پر اور لاؤ تو کتاب اعمال میرے کی ہیں سے  
 اور حساب کر تو میرا بآسانی۔ اور جب اُلٹا پہونچا دھوئے کہے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اللَّهُمَّ انِّ اعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُوْتِنِي  
 كِتَابِي لِبُتْمَالِي اَوْ مِنْ وِرَاءِ ظَهْرِي اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور  
 اُن کی آل پر اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اپنی کتاب اعمال  
 دینی سے طرف الٹی سے اور پیچھے پشت سے اور جب سر کا مسح کرے کہے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ بِرَحْمَتِكَ وَانْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاطْلُني  
 تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ اے اللہ درود بھیج  
 تو محمد پر اور بھروے تو مجھ کو اپنی رحمت سے اور نازل کر تو مجھ پر اپنی برکتیں  
 اور ڈھانک لے تو مجھ کو نیچے سایہ اپنے عرش کے اُس دن کہ نہ سایہ ہو  
 سوائے سایہ عرش تیرے کہے۔ اور جب کانوں کا مسح کرے کہے اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ  
 احسنه اللَّهُمَّ اسْمَعْنِي نِدَاءَ مُنَادِي الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَادِ اے اللہ  
 درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی آل پر اور گردان تو مجھ کو اُن میں سے کہ سننے  
 ہیں قول کو اور اتباع کرتے ہیں احسن اُس کے کا اے اللہ سناؤ تو مجھ کو  
 آواز منادی جنت کی ابرار کی ہمراہ۔ اور جب گردن کا مسح کرے کہے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اللَّهُمَّ فَكْ رِقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَاعُوذُ بِكَ  
 مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ۔ اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی  
 آل پر اے اللہ آزاد کر تو گردن میری آگ سے اور پناہ مانگتا ہوں  
 میں تجھ سے زنجیروں اور طوق سے اور جب سیدھا پاؤں دھوئے  
 کہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ مَعَ اَقْدَامِ الْمَوْفِقِينَ



اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی آل پر اور ثابت رکھ تو قدم میرا  
 صراط پر ساتھ قدموں مومنین کے۔ اور جب اُلٹا پاؤں دھوئے کہے۔  
 اللہ صلی علی محمد وآلہ واعوذ بک من ان تزل قدمی علی الصراط  
 یوم تزل اقدام المنافقین۔ اے اللہ درود بھیج تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر اور اُن کی آل پاک پر اور پناہ مانگتا ہوں میں پھسلنے قدم سے صراط پر  
 جس دن کہ پھسلیں قدم منافقین کے اور جب وضو سے فارغ ہو سر آسمان  
 کی جانب اٹھائے اور پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
 لہ واشہد ان محمد عبیدہ ورسولہ سبحانک اللہم وحمداک  
 لا الہ الا انت عملت سوءاً وظلمت نفسی استغفرک واتوب  
 الیک فاغفر لی وتب علی انک انت الثواب الرحیم اللہم صلی  
 علی محمد وعلی آل محمد واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین  
 واجعلنی عبداً صبوراً شکوذاً واجعلنی ان اذکرک ذکر اکثری  
 واسبحک بکثرة واصیلاً گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوا  
 اللہ کے تنہا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں تسبیح کرتا ہوں میں  
 تیری اے اللہ اور حمد کرتا ہوں تیری نہیں ہے کوئی خدا بجز تیرے  
 عمل کرتا ہوں میں خراب اور ظلم کرتا ہوں میں اپنے نفس پر طلب مغفرت  
 کرتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں تیری طرف پس بخش تو مجھ کو  
 اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو تو اب اور رحیم ہے اے اللہ پاک رحمت  
 نازل کر تو محمد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اور گردان تو مجھ کو  
 توابین سے اور پاکوں سے اور گردان تو مجھ کو بندہ صابر اور شاکر اور



گروان تو محکو ذکر کثیر کرتے والوں سے اور یہ کہ تسبیح کروں تیری  
صبح اور شام فتبارک الله احسن الخالقین واللحم لله رب العالمین  
وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

### تاریخ خاتمہ کتاب ہذا از فقیر مولف ورتا

برزخ پھول نوشتہ از ہمت  
از سر داد با من نے دل  
بسعی در تصوف و مدحت  
گفت ہا تف خزائن رحمت



# مشہور کتابیں

حضرت ناصر الاسلام مولانا محمد شفیع صاحب خواجہ تہر  
کی زندہ یادگار

حضرات! کلام حضرت خواجہ ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ جن کی  
شہرت و قبولیت محتاج بیان نہیں۔ جن کے مطالعہ  
سے نور ایمان عشق الہی محبت قائم الانبیاء و المرسلین  
بے حد ترقی کئی جلی جاتی ہے (ایک مرتبہ ان کا  
مطالعہ شرط ہے) مرد و عورت بچے عالم واعظ  
سب ان مبارک کتب سے بے حد نفع حاصل  
کر چکے ہیں۔ ایک دفعہ پڑھنے سے کبھی بس نہیں ہوتی۔  
بلکہ دل از خود بار بار پڑھنے کے لیے چاہتا ہے۔ ہر ایک  
مسلمان نے ان مبارک کتب سے اپنے ایمان و اسلام  
کو ترقی دی ہے۔ مناسب تو یہ ہے کہ ہر ایک مومن  
مسلمان کے پاس یہ خزانہ رحمت رہیں ورنہ کم از کم ہر  
گھر میں تو ضرور ہی ہونی لازم ہیں۔

اکثر زمانہ حال کی کتابیں ایسی ہیں جیسے ناک۔ ناول۔ یا جھوٹے سچے  
رسالے جن کے پڑھنے سے سوائے فوری واہ واہ کے اور کوئی نتیجہ



دینی یا اخروی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کتابیں برخلاف ان کے دینی دنیاوی  
نتائج پیدا کرنے کے علاوہ ثواب کثیر کے ذخیرہ نامہ اعمال میں جمع کرتی  
اور پڑھنے والے کو پکا اور سچا عاشق اور جانناز مسلمان بنا کر جنت کا  
وارث بناتی ہیں۔

فرما کشیں آنے پر نہایت احتیاط سے بذریعہ ویلو تھیل کی جاتی ہو  
محصولہ اک بدمہ خریدار ہوگا۔

تراۃ ناصر	موج کوثر ایضا	گلدستہ مدحت ناصر مناقب
۱۲	۱۲	۴
صابر کلاں معہ سوانح عمری		

قصیدہ پردرد و شوق بر قصیدہ حضرت	خرینہ رحمت قصیدہ لغتہ
شیخ ابراہیم ذوق	
۱۲	۱۲

شعوی فتان ناصر	مناقب صابر غورد	لغۃ عشق
۲	۲	۲

شجرہ فہان جیشیہ صابر یہ مع تاریخ سہ سال	فردوس شہادت
۲	۱۲

مباحثہ اعظم گڑھ منظوم	مباحثہ برائے پور	چمنستان لغت
۲	۲	۱۲

دیوان لغتہ	طنطنہ قبولیت در جہلت سماع	شجرہ منظوم غورد
۱۲	۴	۱

تقیح الادب فی اصلاح تحقیق الحق	برزخ صغریٰ مشتملہ فوائد کبریٰ
۸	۱۲



یہ کتابیں عظیم المثال ہیں جو تمام دنیا میں مقبول خلایق ہیں۔ جن کی نظم و نشر و اعظوں صوفیوں و نیز عوام کے لیے بہت مفید و کارآمد ہیں۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔  
 مشک آہستہ کہ خود بید نہ کہ عطار بگوید

مجموعہ مکتوبات ناصر فارسی کلام معشوق چشتی یعنی دیوان فارسی

نغمہ عشاق اردو مدرس ناصری کنز المداہیت

سوانح عمری حضرت خواجہ ناصر آثار قریب قیامت منظوم و مکمل

تثنیہ و ہایم باقی ماندہ کلیات اردو حضرت خواجہ ناصر

کلیات فارسی حضرت خواجہ ناصر

یہ کتابیں ہنوز غیر مطبوعہ ہیں اپنے وقت پر رفتہ رفتہ چھپکر فائدہ رساں ثابت ہونگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ترسیل نامہ جات اس پتہ پر ہونی چاہیے۔ و نیز خریداران صاحب پتہ اپنا بہت صاف تحریر فرمائیے۔

دفتر فیضان منزل ناصری رامپور سہاراں (محل انصار)

ضلع سہارنپور



دو خواجہ کا پیارا ہے تو صابر کا دلا را ہے  
 اگر علم حصولی اور حضوری آشکارا ہے  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 کریم ابن کریمی من گدائے بے نوا ہستم  
 رنگ تشنہ لب بر ساحل جود و عطا ہستم  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 علوم ظاہر و باطن کا تیرا دل خزانہ ہے  
 تو عشق و عاشقی میں زہر و نفی میں فسانہ ہے  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 فضیلت دو جہاں میں آپ کو حق سے ہوئی حاصل  
 پہلا دو جام جو لوٹ گئے سے پاک کر دے دل  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 تزار و صنف ہے یا ہی جنت الفردوس کا نقشہ  
 اگر خلد بریں اس کو کہیں دنیا میں ہے زیبا  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 کوئی کیسا ہی سرکش ہو مگر در پر جھکا ہے وہ  
 کلید دعا در بار سے لیکر چلا ہے وہ  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ  
 بار باغ چشت افروز ہوئی ہو بات سے تیری  
 مسرت کی سحر کی رونما ہر رات سے تیری  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبہ

رجب شاہ قادری کی معنوی آنکھوں کا تارا ہے  
 حبیب اولیا ہے حامی و یار ہمارا ہے  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا  
 تو خضر جاوید عرفان و من گم کردہ را ہستم  
 کرم فرما کر فتنہ بلا اندر بلا ہستم  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا  
 شریعت اور طریقت میں بھی تو فخر زمانہ ہے  
 مرا بھی عقدہ دل کھول تو ہر طرح وانا ہے  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا  
 رہیگا نام روشن تا ابد مثل سہ کامل  
 کہ تم نمنجنا نہ وحدت کے ہوسا فی دریا دل  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا  
 دیار انوار باطن کا جمال مہر نور افشا  
 کہ ہر فرد بشر حسب ارادت فیض ہے پاتا  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا  
 ہی حاضر دل سے گو ظاہر میں واپس ہو گیا ہے وہ  
 کھلا دست کرم ہے جو کہا موہنے سے ملا ہے وہ  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا  
 عیاں اعجاز عیسے ہو رہا ہی بات سے تیری  
 سبق طہ و نیس کا ملے عادات سے تیری  
 فدا سازم دل و جہاں را بنامت ناصر کیتا



مشاہد جان اہل حق ہر گونہ معظّم رہے  
 مختار کے در پہ سر پہ المہ و ناصر زباں پر ہے  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر کیتا  
 مختار اہی ہوں جیسا ہوں بھلا ہوں برا ہوں میں  
 شہ ملک طرقت آپ ہیں بکس گداہوں میں  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر کیتا  
 یہ تیری دستگیری تھی کہ اک دریا تھا فیض کا  
 ہوئی تار کی دل دور چمکا لوزیزواں کا  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر کیتا  
 مگر توحید کا اک جام مجھ کو بھی عطا فرما  
 نگاہ لطف سے بھر دیجے مرا کا  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر کیتا  
 کنارہ ہی نہیں ملتا ترے دریائے فیض کا  
 اک ادے دستگیری سے ہو پیرا پار فیض کا  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر کیتا  
 تو ناصر ہے تیرے ہی ہاتھ میں میری بھی نصرت ہے  
 کرم کی ہو نظر مجھ پر کہ تیرے حق کی رحمت ہے

تاری نسبت ذاتی سے اک عالم منور ہے  
 مرے بلجاؤ ماوا چارہ فرما جان لب پر ہے  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبے  
 سیکار ان محشر میں اگر چہ روسیہ ہوں میں  
 میسجائے زباں تم ہو مرین لا و اہوں میں  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبے  
 نہیں یار کے شکرت میرے آقا ترے احسان کا  
 دکھایا بشمار اہل ہوا کو باغ رضواں کا  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبے  
 طفیل سید رسا لا عالم اے مرے مولے  
 غضب ہی سب ہوں سیراب اور سیاحل ہوں نہاں  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبے  
 نزا جو عطا ہے بحر تسلیم ابر نیساں کا  
 ید اللہ فوق ایدیم ہے وعدہ تجھ سے سجاں کا  
 بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبے  
 کروں میں کیا بیاں اُسکا جو مجھ پر رخ و رحمت ہے  
 مدد کو آئیے خواجہ کی اب وقت اعانت ہے

بدینا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبے  
 خدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر کیتا

نوٹ :- اس رسالہ میں بعض غلط لفظی و شرعی برائی ہیں اُسے ناظرین اپنی طبع سلیم کی مدد سے درست فرمائیں۔

عرض پرداز (مولانا شاہ) محمد فیضان احمد (صاحب) عم فیضہ